یہ امام الاولیا مشکل کشا | نائب پیغمبر و شیر خدا
ہے بخاری مین کہ فرماتی ہین یون | حدثوا الناس بما ہم یعرفون
اور عبد اللہ بن مسعود کا | یہ مقولہ نقل مسلم نے کیا
تو نہ کہ ایسے حدیثین قوم سے | جو عقول سامعان سی ہو پرے
اور کیا ایسا تو بس بیجا کیا | کیونکہ بعضونکی لئے فتنہ اوٹھا
بو ہریرہ نے کہا ہے واشگاف | ہے بخاری مین یہ دیکھو صاف صاف
علم دو پہونچے پیمبر سے مجھے | ایک جو تم مین سے چاہی مجھسے لے
دوسرے کا گر کرون کچھ ذکر بھی | کاٹ ڈالو تم گلا میرا ابھی
پیشوا اونکا یہان جب ہی یہ فال | مین کرون کس طرح سے پھر کشف حال
عشق گو سوز شمین کہتا ہے بجوش | پر ادب چپکے سی کہتا ہی خموش
ہین طریقت کے یہ دو رکن رکین | اہل ظاہر اسمین سمجھی بغض و کین
عشق کو سمجھو کہ ہے ضد ادب | رہگئی محروم اس دہوکی مین سب
عشق مین ہوتا نہین ہرگز ادب | بے ادب کے عشق ہوئے بس عجب

جب رکھا وحدت نی کثرت مین قدم
اک نور اوس نور سی پیدا ہوا
مرتبہ اول وہ کثرت کا ہوا
ہے وہ ذات ثانی ذات کریم
ہے وہ تفصیل کیون ہو ذات
ہے وہ اجمال بروز ممکنات
پس محمد اس حقیقت کا ہے نام
ہے ازل سے تا ابد اوس پر سلام

وہ نبی تھا تھا نہ آدم کا نشان | سب کمالات اوسکو حاصل تھی وہان

یہ حقیقت خاص ہے اونکی لئے | یہ فضیلت خاص ہے اونکی لئے

اس حقیقت ہی سی ہی یہ امتیاز | اونکو سب عالم سی ای بندہ نواز

ہے حقیقی یہ حقیقت بالیقین | اہل دین کو اسمین مشکل اصلا نہین

ہے سفاہت اوسکو ٹھہرانا مجاز | کیونکہ پھر رہتا نہین کچھ امتیاز

علم حق مین سر نبی معلوم تھا | بلکہ سر محمود و سر مذموم تھا

گر یہی ہوتا تو کیا اعزاز تھا | خاص احمد کا یہ کیا اعجاز تھا

یہ حقیقت فی الحقیقت ہی عیان | بر روایات صحاح صادقان

گر سمجھ سکتا نہین تو اے عزیز | ہے ترا یہ نقص ادراک و تمیز

پر نہ سمجھے جسکو تو اسے بی کمال | اسکو کھدیوی کہ ہی یہ تو محال

ہے یہی جہل مرکب کا نشان | کیونکہ لاکھون چیزین ہین بے گمان

کہ نہ تو اونکو جانتا مطلق نہین | اسکو تو کھدے کہ کوئی حق نہین

ہے حقایق کا سمجھنا بالعموم | اصعب انواع و اصناف علوم

بل ابو العالم حقیقت مین ہی وہ
ہے ابو الآبای جملہ کائنات
گو بصورت فرد اک انسان کا ہی
اور جو یہ ابن عبد اللہ تھے
سال چہلم مین ہوے آکر نبی
لین غزائین کافرون پر چند سال
ہے حقیقت یہ بہی صوری ہی مگر
بلکہ ہے ہر فرد ممکن کے لئے
اس حقیقت ہی سی ہی سوت حیات
لیکہ ہے ہر ایک کی یہ ایک ہی
اور جناب سید ابرار کے
وہ حقیقت مظہرِ اعجاز ہے
اس حقیقت سے نہ تہی جسکو خبر

بعض عالم گرچہ صورت مین ہی وہ
منشاء انشاے جملہ کائنات
جنس عالے عالم امکان کا ہی
آمنہ کے بطن سے پیدا ہوے
اور ہجرت بعد ازان مکے سے کی
پھر مدینے مین ہوا اونکا وصال
ہے مبارک اسمین ہر فرد بشر
گو طریقے مین جدی ہر نوع کے
اور اسی سے ہے حدوث کائنات
ہے وہی صوری وہی ہے معنوی
اک حقیقت اور ہے اوسکی بڑی
اور اسی مین سب سے وہ ممتاز ہے
کہ او ... ہے وہ اشقیا انت بشر

ہر دو گون آہو گیا خوردند و آب
زین یکی سرگین شد و زان مشک ناب

ہر دو نی خوردند از یک آبخور
آن یکی خالی و این پر از شکر

صد ہزاران این چنین اشباہ بین
فرقشان ہفتاد سالہ راہ بین

این خورد گردد پلیدی زو جدا
وان خورد گردد ہمہ نور خدا

این خورد زاید ہمہ بخل و حسد
وان خورد زاید ہمہ نور احد

این زمین پاک و ان شورست و بد
وین فرشتہ پاک و ان دیوست و دد

اب بیان مولد خیر البشر
کچھ مین لکھتا ہون نہایت مختصر

6

گر تواضع سے اکابر نے کہا — اپنی نسبت حرف کچھ تحقیر کا
ہے یہ کہنا آپ کا اونکو کمال — تو کہی ویسا تو ہی تجہپر وبال
دیکھلے تو حال اپنا اے فقیر — جب بحاجت جای ہے پیش امیر
آپکو کیا کیا نہ کچھ کہتا ہے وان — مین کہون تجکو تو کہیگا لذ بحان
انبیا کے مرتبون کا ذکر کیا — اولیا کا مرتبہ بہی ہے بڑا
اولیا سے بہی خیال ہمسرے — ہے کمال گمرہی و کافری
من چگویم حال این اہل ضلال — پیش ازین فرمودہ مولانا جلال
جملہ عالم زین سبب گمراہ شد — کم کسے ز ابدال حق آگاہ شد
اشقیارا دیدۂ بینا نبود — نیک و بد در دیدشان یکسان نمود
ہمسری با انبیا برداشتند — اولیا را ہمچو خود پنداشتند
گفت اینک ما بشر ایشان بشر — ما و ایشان بستۂ خوابیم و خور
این ندانستند ایشان از عمی — ہست فرقے درمیان بی منتہی
ہر دو گون زنبور خوردند از یک محل — لیک زین شد نیش و زان دیگر عسل

[illegible]

[illegible]

حق نے جب آدم کو پیغمبر کیا — عہد یہ حق محمد مین لیا

گروہ ہو مبعوث اور تو زندہ ہو — بالضرور ایمان اوپر لائیو

بعد آدم بھی جو پیغمبر ہوا — سلسلہ یہ عہد کا جاری رہا

پس محمد ہین نبیۃ الانبیا — حشر کو ہونگے سبھی تحت اللوا

اور ہوی سب مسجد اقصی مین بھی — اوس امام الانبیا کے مقتدی

اس روایت مین جو کچھ مینے کہا — قسطلانی نے مواہب مین لکھا

بیہقی طبرانی اور حاکم نے کی — یہ روایت حضرت فاروق کی

جبکہ آدم سے ہوئے سرزد خطا — مانگے آدم نے خدا سے یہ دعا

واسطے حق محمد کے مجھے — اے خدا میری خطا تو بخشدے

پس وہین آیا یہ حکم ذوالجلال — جب کیا حق نے محمد سے سوال

مینے ای آدم جبھی بخشا تجھے — واسطہ اچھا ہم پہونچا تجھے

اور ہوتا قصد احمد گر مجھے — آدما پیدا نکرتا مین سب تجھے

تو محمد کے وسیلہ سے اگر — مانگتا ہمسے شفاعت بو البشر

جج مین اوسنی بیٹہ سے اپنی سنی
صاف صاف آواز لبیک نبی

مدرکہ کو بہر خزیمہ کو ملا
بہر کنانہ نضر و مالک مین گیا

بہر گیا تا فہر و غالب بس وہ نور
بہر لوی مین آ ہوا اوسکا ظہور

بعد اوسکے کعب جب پیدا ہوا
یوم جمعہ اجتماع اوسنی کیا

جمع ہوتے اوسکی پاس او عرب
خطبہ وہ اونکو سناتا تہا عجیب

اور یہ کہتا تہا کہ ختم المرسلان
جلد اب مبعوث ہونگی یہان

یہ بہی وہ کہتا کہ ہونگے وہ جناب
بہر یہی اولاد سے بے ارتیاب

اور یہ کہتا تہا جو تم مین سے پاے
ہے یہی واجب کہ ایمان اوسپہ لاے

یاد احمد مین بہت اشعار شوق
اوس سے مروی ہین بہت اونمین وفق

بعد ازان تہی مرہ بعد اوسکی حکیم
بہر قصی تہی حامل قدر تسنیم

بہر مغیرہ بعد ازان عبد مناف
بعد ازان ہاشم مین تہا وہ نور صاف

آیا عبد المطلب مین بہر وہ نور
جس سے تہا علوی و سفلی کا ظہور

شیبہ عبد المطلب کا نام تہا
وجہ عبد المطلب مین ہے لکہا

۸

شرع مین بہی بلکہ یہ جاری ہا
ہے لعین جو عبد ہے دینار کا
ہے بخاری مین کہا عباس نے
جب پیمبر پر مرض غالب ہوا
الغرض عبد الرسول عبد النبی
تو کہ یہ اگلے کتابون مین بہی تہا
تہے جو مکہ اور مدینے کے امام
تہے جو عالم روم سے لے تا عراق
شامل ان سب کے ہوی تہی اجہول
بعد اجماع ان جمیع ابرار کے
ایک مسئلہ یہ بہی تہا اس بحث کا
دوست زر کا عبد درہم کا ہوا
اوس سے بڑہ کر سونے کے دوستی

ترمذی مین ہے کہ حضرت نے کہا
عبد درہم جو ہے وہ ملعون ہوا
شمشیر یزدان حیدر کرار نے
ہوگا تو بعد از ثلاث عبد العصا
نام رکہنے مین نہین ہے کچہ بدی
اب عرب مین ردّ وہابی ہوا
بلکہ سب عالم مین سے تا شام
سب نے بس اسپر کیا تہا اتفاق
مقتدای کل عمر عبد الرسول
حکم ہوا تہا قتل کا اشرار کے
سب کے سب نے جائز و حسن کہا
عبد دینار اوسکو حضرت نے کہا
جسکو وہ کیونکر نہو عبد النبی

ایکدن جب تہا جوان وہ سو گیا
تہا حطیم کعبہ مین وہ سو گیا
جاگ کر دیکہا تماشا ایک عجیب
پہنے ہے وہ ایک حلہ بس عجیب
بیش قیمت پر تکلف خوشنما
حلہ ہائے دنیوی سے تہا جدا
اور بدن تہا عطر مین ڈوبا ہوا
دونو آنکہون مین ہی ہے سرمہ لگا
دیکہ یہ حالت پریشان ہو گئے
دیکہنے والے بہی حیران ہو گئے
کاہنون سے جا کہا یہ ماجرا
کاہنون نے یون جواب اوسکو دیا
یہ نہ جنات و بتان کا کام ہے
یہ الٰہ آسمان کا کام ہے

کر دیا ہے اوسنی سامان نکاح — دیدیا ہے اوسنے فرمان نکاح

جلد کرنا چاہئے اسکا نکاح — اسمین ہوگے ساری عالم کو فلاح

بس او سیدن ہوگئی وہ کتخدا — کیونکہ سامان کر چکا تہا خود خدا

خوب اسی ثابت کیا حفاظ نے — بوی مشک آتی تہی اونکے جسم سے

اور چمک نور رسول اللہ کی — خوب ہی تہی اونکی پیشانیمین تہی

قحط سے جب تنگ ہوجاتا تہا عالم — کوہ پہ لیجاکے اونکو سب قریش

اول اونکو وسطہ کردانکے — پہر خدا سے بہی دعائین مانگتے

برکت نور محمد سے خدا — مینہ کو برساتہا غوزرا دہشا

ابرہہ ملک یمن کا بادشاہ — آیا جب مکے کو با فوج و سپاہ

ساتہ مین لایا تہا ایک انبوہ فیل — پہر بدم خانۂ رب جلیل

جبکہ عبد المطلب نے یہ سنا — سارے اہل مکہ کو اکٹہا کیا

اک پہاڑی پر جو اس جانب کہ تہی — مجتمع جاکر ہوی وان سب جری

سب کے سب وان رنج مین مشغول تہے — جنگ کے تدبیر مین مشغول تہے

مجتمع حضار سے یہ کہ اوٹہا
کوئی دم مین یہ عدو برباد ہے
فتح کی تمکو مبارکباد ہے
اپنے اپنے کام مین مشغول ہو

یعنے کانپا تہرا کر گر پڑا
گائ وقت ذبح سی حیوان کو نتے
پہر جب آیا ہوش مین سجدے کئے
الغرض ایسے وقائع دیکہ کر
خود گئے وہ ابرہہ کے پاس ہے
ایک ہاتہی تہا سفید اوسکے یہان
ابرہہ کو سجدہ کرتے تہے سبہی
اوسکو منگوایا دکہانے کے لئے
مثل اشتر بیٹہ کر سجدہ کیا
کہ کہا اوسنے سلام اوس نور پر
اور باقی ابرہہ کا ماجرا
بعد عبد المطلب کے جب وہ نور
ایکدن وہ ساتہ اپنے باپ کے

کپکپایا گڑگڑایا غش ہوا
بولتا تہا ویسی ہی البس وہ جرے
اوسنے عبد المطلب کے سامنے
تہا نہ عبد المطلب کو کچہ خطر
اوسنے گہبرا کر بڑی تعظیم کی
اور ساری ہاتہی لینے تہا کلان
ایک بہی سجدہ نہ کرتا تہا کبہی
اوسنی عبد المطلب کو دیکہ کے
پہر خدا نے اوسکو یون گویا کیا
وہ جو اونکی پیٹہ مین تہا مستتر
جانتا ہے ہر کوئی چہوٹا بڑا
آیا عبد اللہ مین ظاہر ظہور
شہر کے باہر سے آندر آتی تہے

تہا جو جوش لطف رب العلمین
بس اوسی دن حاملہ ہی ہوگئین
پہر گزر اوسدن جو عبد اللہ کا
مکہ والی عورتون پر ہو گیا
کی کچہ اک نفرت سے عبد اللہ نے
اور کہا اب تم نہین ہو کام کے
تہا جو مقصد یعنی حمل اونور کا
جنکی قسمت مین تہا سو اوسکو ملا
الغرض جب آمنہ حامل ہوئین
از زمین تا آسمان دہومین مچین
شور تہا اک عالم ملکوت مین
اور غوغا تہا یہی جبروت مین
کیا کہون اونکی خبر مین تہا جو حسن
بس یہ سمجہو تہا خدا کا اہتمام

حکم یہ ہوتا تہا حکم ذو الجلال — رہ نجاوی کوئی تزئین وجمال

سون معطر سب جوامع قدس کے — ہون منور سب مجامع قدس کے

اور صوفیہ ملایک کے سلئے — جنکے رتبے ہین تقرب مین بڑے

اب مقام باصفائے قرب مین — صف صاف اک تخت سجادی بچہین

حکم رضوان خازن جنات کو — یون ہوا فردوس کو اب کہولدو

تہنیت حمل شفیع المذنبین — بج گئی اسمان سے تا زمین

اس گہڑی دنیامین تہی جو بادشاہ — تخت سبکے گر پڑے بی اشتباہ

بت جو تہی دنیامین اوندہی ہوگئے — کفر کے ارکان ڈہیلے ہوگئے

ہوگیا باران رحمت کا نزول — اور سب عالم کو ہوا اوسکا شمول

قحط سی جسم زمین جو عور تہا — خلعت اوسکو سبز حلون کا ملا

جس شجر پر تہا نہ نام برگ وبار — ہوگیا برگ و شجر کا اوسپہ بار

لطف عام الیسا فراغت کا ہوا — تا تمام نہر اسال فتح اوس ماہ کا

تہی جو چوپایے قریشو نکی تمام — سب کیسینی یون کیا اوس دم کلام

بے پدر ہے یہ بھی تیرا صغیر
حق نے فرمایا میں ہوں اوسکا نصیر

نو مہینے جبکہ پورے ہو گئے
اور ایّام ولادت آ گئے

یوں ملایک سے کہا حق نے خطاب
کھولدو ہیں آسمانوں کے جو باب

کھل گئے ابواب جنّات نعیم
دیدیا سورج کو اک نور عظیم

اور ہوا حکم خدا اس سال میں
عورتیں جتنے جنیں سب نر جنیں

امّاں اس حال میں کہتی ہیں یہ
جب ہوا آغاز مجکو درد زہ

اور اصلا کچھ خبر اس حال کی
علم میں میرے کسیکو بھی نہ تھی

طوف کعبے میں تھے عبد المطلب
تھی میں تنہا گھر کے اندر مضطرب

ناگہاں اک طایر ابیض اوڑا
اوسکا بازو میری دل کو چھو گیا

بس وہیں جاتا رہا جو کچھ کہ تھا
رعب تھا یا درد تھا یا رنج تھا

یک پیالہ شربت خوشرنگ تھا
میں نے واں پایا سو اوسکو پی لیا

دیکھتی کیا ہوں کہ ہیں کچھ بیبیاں
میری کرتی ہیں وہ خاطر داریاں

دیکھکر اونکو بہت گھبرائی میں
کون ہیں یہ اور کہاں سے آئی ہیں

١٣

مقام قیام

السلام ای سنگ در دست شریف
کرد تسبیح خداوند لطیف
السلام ای سوسمار گشتہ راہ
کرد اندر مجلس عالی کلام
السلام ای تاج عزت بر سرت
السلام ای فیض و احسان بر درت
السلام ای مہبط عالیجناب
آسمان موتت را انقلاب

السلام ای سجدہ آوردت شجر
السلام ای ہمکلام [illegible]
السلام ای [illegible]
السلام ای عالم علم لدن
السلام ای [illegible]
السلام ای [illegible]

ہوئی فوقیت جسے جبریل پر	اب وہ فوق المنتہی پیدا ہوئے
شکریہ ہم اسی نبی کے واسطے	شافع روز جزا پیدا ہوئے

سلام

السلام ای رحمت للعالمین
السلام ای سرور دنیا و دین

السلام ای مظہر سر خدا
السلام ای ہادی راہ ہدیٰ

السلام ای واقف اسرار کل
السلام ای سرور شاہ رسل

السلام ای پیشوای انبیا
السلام ای مقتدای اصفیا

السلام ای [illegible]
[illegible]

السلام ای بہتر [illegible]
[illegible] شہادت السلام

السلام ای [illegible]
السلام ای مسکنت دار اسلام

السلام [illegible]
اول ما خلق [illegible] وجود

السلام ای [illegible]
السلام ای ناسخ ہر مذہبات

السلام ای آب کوثر را قسیم
السلام ای ملک تو دار النعیم

۱۴۰

السلام ای صاحب [illegible]
السلام ای کان نعمت [illegible]
السلام ای مطلع انوار غیب
السلام ای ماحی ظلمات ریب
السلام ای مطلع نور و ضیا
السلام ای مطلع صدق و صفا
السلام ای [illegible]
السلام ای [illegible]
السلام ای [illegible]
السلام ای [illegible]
السلام ای [illegible]
السلام ای [illegible]
السلام ای [illegible]

السلام ای حب تو ایمان من — السلام اے ورد تو دران من

السلام ای آستانت جای من — السلام ای درگہت ماوای من

السلام اے روح روح عاشقان — السلام ای راحت دلدادگان

السلام اے صاحب عز و علا — السلام ای صاحب تاج و لوا

السلام اے خاص رب العالمین — السلام ای مہبط روح الامین

السلام ای مرتضی ای مصطفی — السلام ای متقی ای مجتبی

السلام ای سیرت محبوب حق — السلام ای مرضیت مطلوب حق

السلام ای دوستانت در نعیم — السلام ای دشمنانت در جحیم

من کجا و مدح و اوصافت کجا — بس بود مداح اوصافت خدا

عاجز و بیچاره و درمانده ام — جز به لطف تو نباشد چاره ام

شوق دیدار تو دارم سر بسر — سوی من بهر خدا کن یک نظر

گشته ام در رنج ہجرت مبتلا — جز جمالت نیست دردم را شفا

زہر ہجرت میکند کارم تمام — گر نہ بخشی شربت وصل اے ہمام

۱۵

جب تو پیدا ہوے رسول اللہ

دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھ

اور اوٹھایا سر کو بہر سوئے

ولادت کے عجائب کا بیان

ایک دریا عظیم بیکران

بلکہ یکدم از ولادت تا وفات

ہیچ نہ خالی از ظہور خارقات

ہین کتابین خاص خاص اسباب مین
کرکوئی منجد کری اوسمین کلام
سے مواہب مین بہی اسکا اہتمام
اوسمین حال اول سے ہی تہا انتہا
اور مواہب مین حوالہ دوسرا
غیر نجدی یاکہ اوسکے پیشوا +
ایسی ہی جو مجلس میلاد کے
ہین مخالف اسمین ہے جمہور سے
قسطلانی نے مواہب مین لکہا
ابن جوزی نے کہا جب بولہب
فرح کرنے سے شب میلاد کے
جو مسلمان امت احمد سے ہو
صرف جو ہو اوسکی قدرت مین کرے

فتوے ہین بالاختصاص اسباب کے
انہو مت اوسکو ہرگز والسلام
اور حوالہ ہے بہ مصباح الظلام
مستفیضان رسول اللہ کا
نسخہ تحقیق نصرت کا دیا +
اور کوئی اوسکا کبہو منکر نہ تہا
ہین یہ نجدی سخت دشمن ہوگئے
تبع ہین نفس اور شیطان کے
بحث ارضاع مین ہے یون کہا
جسکے ذم مین سورہ قرآن ہے جب
پائی ہے تخفیف وہ تعذیب سے
اور خوشی حضرت کے وہ مولد سے
خرچ احمد کی محبت مین کرے

ہے مجرب یہ خواص اسکا ہین
ہر بلا سے ہی امان اس سال مین

ابن وحیہ جو امام وقت تہا ابن جوزی تہا بڑا جو مقتدا

شیخ نووی جنکا بوشامہ تہا نام ابن طغرل مقتدای خاص وعام

ابن فضل اوستاد استادان تمام ابن نعمان تہا ابو عبداللہ نام

اور جمال الدین عجمی متقے اور امام وقت یوسف بن علے

شیخ عالم شیخ ابوبکر حجاز شیخ منصور اوستاد اہل راز

ابن بطاح اور کتّا سنے امام اور ظہیر الدین بن جعفر ہمام

اور اوستاد جہان حافظ نصیر شیخ عمر جو بن محمد تہی شہیر

شیخ صدر الدین امام شافعے شیخ شمس الدین محمد ناصرے

اور بہی صدہا اماموں نے لکہا اس عمل کی حسن کو ہی جابجا

الغرض انمیں سے جو مشہور ہین بر وفاق مذہب جمہور ہین

کوئی منکر مجلس میلاد کا آج تک بہتی نہ دیکہا نہ سنا

اور کوئی ظاہری نجدی اگر ہو تو اوسکا قول کب ہے معتبر

بعض نجدیہ سے ہے ہمنے سنا ذکر مولد بر کہڑا ہونا برا

مرحبا صد مرحبا ای ذکر یار
اس زبان پر ہر کیا تونے گزار
...
کچہ نکرنا اپنے رستے کا خیال
جذا سو حسن جا ہمین ذکر یار
جذا حسن جان ہمین ہو فکر یار
ذکر ذکر یار ہے اور سب عبث
فکر فکر یار ہے اور سب عبث
اب سنا کچہ سوا اسکے نہین
المجیب یا مجیب السائلین
ارشاد ہو یا احمد حرز جان
اور اسکا نام ہو ورد زبان
تمام شد

بسم الله الرحمن الرحیم

مجموعه قصائد

صد سلام و صد تحیت ای دُر دریای جود	در جوابم لب گشا ای غنچهٔ باغ وجود
السلام ای آنکه تا از جبههٔ آدم بتافت	نور پاکت کس نبرد از قدسیان او را سجود
السلام ای آنکه ابواب شفاعت روز حشر	جز کلید لطف تو بر خلق نتواند گشود

قصیده

ای باد صبا رو بسوی بستان مدینه	گو کورنش بنده بسلطان مدینه
تسلیم و سلامم برسانی بجنابش	صد گونه تحیات بجانان مدینه
من العبد تحیات بگوئی ز زبانم	کان از تو شرف یافته میدان مدینه
از مرقد پاکت که مطاف است فلک را	صد چند شد افزون چنان شان مدینه
از قرب خود ار داد شرف عرش ملک را	قرب تو شرف داد بسکان مدینه

عفو حق رحم محمد صمد شکر | کہ گناہوں سے ہے ایزاد آیا

ایضاً

چاک کس دن شب ہجراں کا گریباں ہوگا | وصل کی صبح کا کب ہاتھ میں داماں ہوگا

کب بہار آئے ہم آغوش ہوں کب یار سے ہم | کب میسر ہمیں عشرت کا یہ ساماں ہوگا

ساقی و مطرب و مے ابر و بہار و سبزہ | لب جو سایۂ از طرف گلستاں ہوگا

کب ملیگا مجھے وہ بادہ کہ جسمیں مخلوط | چند قطرہ عرق چہرۂ جاناں ہوگا

کب میسر ہو مجھی سیر مقامات حجاز | کب یہ سب ناقۂ لیلی کا حدی خواں ہوگا

شور مستانہ کریگی کب یہ دل افسردہ | کب میرے ہاتھ میں وہ عنبر لرزاں ہوگا

کونسے سال میں کس ماہ میں کس دن کس شب | مدفن مست مدینہ کا بیاباں ہوگا

ایضاً

در میخانہ کھلے ہائے یہ دن کب ہوگا | جام خور کب مے عشرت سے لبالب ہوگا

بادۂ عیش سے لبریز ہو کب ساغر ماہ | کب صبحکے می نوشیں سے خم شب ہوگا

مے گلگوں لب مے گوں سے تمنا ہے مجھے | لب بلب کب لب ساقی سے میرا لب ہوگا

١٩

ایضاً

بوالبشر جبکہ گلا یہ میں تھا
مظہر... کل اکمل افراد جہاں
فرد اول متصرف ز زمین تا بسما
حکم اوسکا ہی کہ نافذ ہے ایک محل میں
اور اوسیر ہے عالم ہر ایک محل
کل اوصاف کمال وسکون میں حاصل
اور ملکوت پر ایک جبر کا ہے اوسپہ
ہاں جو کچھ اوسمیں ہیں اوصاف حدوث و امکان
اسکے مقدار ازل اوسمیں ہے فردیت کا
[illegible]

جو شخص ہے کمال اوسمین شراکت ہے محال
عقل و دین جسکو کہہی کچہ بہی نہین اوسکا خیال

حق اور خلق مین ہے واسطہ وہ نفس نفیر
قرب حق خلق سے بس اوسکے توسط سے ہوا

رحمت عالمیان ہین زازل تا بابد
متوجہ بخیر گہرے مخلوق خدا

جسکی ہمت سو مصیبت مین اور ہر کو مائل
کام ہے آپ کا بس اوسکی مدد فرمانا

کسی حاجت مین توجہ جو کری کوئی ادہر
عادت ایسی ہے کہ حاجت ہو تعلین اوسکی روا

اور توجہ جو کری بے غرض دنیاوی
کیا کہون جو برکات اوسکو کہ ہوتے ہین عطا

نہ سمجہنا کہ یہ حضرت کا توجہ ہے خاص
ایسے لوگون سے جو ہین جسم صفا دل کل صفا

جو جگر دار کہ مشتاق کسی چیز کا ہو
اور ہو وہ متوجہ بسوی عقدہ کشا

سے یہ تحقیق کہ فرماتے ہین حضرت فی الفور
التفات اوسکے طرف ہی کتابون مین لکہا

کیا کہون کیا لکھون بلین جو کچہ اونہی جو ہین پیش
شوق مین مدح کے اور مدح نہین کر سکتا

طائر فکر نے کی حد سے بہی بڑہکر پرواز
پہر مجہے مدح کے لائق کوئی مضمون نملا

تہے جو کچہ حوصلۂ فکر مین عالی مضمون
اور اون سب مین جسے ارفع و اعلیٰ لکھا

گرچہ پایہ تہا حقیقت مین اوسکا بلند
مدح کے پایہ پائین کے نہ لائق پایا

یہ نسبت کا کرشمہ ہے عجب کیا ہے اگر ٹہرے جہاں — سلاطین جہاں سے رتبہ ہندوی محمد کا
ہے معراج محمد ذات وہ آپ پر کرے کیونکر — تحمل عرصۂ امکان تکاپوی محمد کا

ایضاً

ہوا اصل اصول روح و عالم دم محمد کا — ہوا ور دل عالم علم ہر دم محمد کا
مساعد اوسکا اللہ اور ہوا طالع رسا اوسکا — مصاعد صد سدرہ کو ہوا ادہم محمد کا
ہوا اوسکو ارادہ و ورد الملک مالک کا — علاء مرصد سدرہ ہوا سلم محمد کا
وا اسطرح ہوا حوال مدح اوس عالم آرا کا — کہ ہو مسودۂ عکس کرم عالم محمد کا
رسل داؤد و ہود و لوط و صالح عسکر آدم — لوا کا حامل اول ہوا آدم محمد کا
ہراس اللہ کا حوا و آدم کو ہوا آدم — ملا حوا و آدم کو سہارا دم محمد کا
الہا وہ سلسل جود کا کل ملک کو ہو — ہمارا دام دل ہو سلسلہ محکم محمد کا

ایضاً

کیا کہوں جو مرتبہ ہے حضرت عثمان کا — جسکو پیغمبر نے جنت مین رفیق اپنا کہا
پاؤں کھولے بے تکلف گھر مین تھے جب نبی — پھر گز صدیق اور فاروق کا ادب ہوا

۲۱

بیعت رضوان مین کیا ...
ہاتھ کو اپنے کہا یہ ہاتھ ہی عثمان کا ہے
بہر ذوالنورین الہی تو محمد یار کو
نور ظاہر کر عطا اور نور باطن کر عطا

ایضاً

منشاء نور امامت قطب ہے ارشاد کا
مبدء فیض ولایت ہے امام الاولیا
پیشوائے اولیائے اولین و آخرین
ابن عم مصطفیٰ مولا علی مشکل کشا

زمین میں تھا عالم ہو ... [illegible]
زمین کو آج فیاض قضا نے ... [illegible]
مقدس کر دیا دیکھو ... [illegible]

ایضاً

سارے ایمان کے عقیدہ میں اسی بات کے [illegible] / اور انکو بیشی بھی انکے ساتھ وابستہ ہوئی

[illegible] وحشتا ور درد دو فاتحہ صدق [illegible] / [illegible] مراتب سے ہے حصول سرخ [illegible]

[illegible] سمجھ [illegible] جیسے [illegible] / [illegible] تمامی اولیا

اولیا کو بس اسی باعث سمجھ سکتے ہیں / [illegible] خدا مراتب افعال خدا

قربت و تفصیل و غیبت [illegible] ہوئی / نسب فضائل اور کمالات [illegible] انبیا

اس سبب [illegible] افعال [illegible] / گرچہ رتبہ فی الحقیقت انبیا کا ہی بڑا

شوق دیدار علی میں [illegible] / ورد ہر دم یا علی یا بوالحسن یا ایلیا

ایضاً

بر دل آشفتہ چہ طبع [illegible] دستان مرا / یارب بحق کعبہ [illegible] سان مرا

من آن غزال وحشی صحرای [illegible] / تا زد بہ بند گیسوئے زلف بتان مرا

دیوانہ ام [illegible] ویرانہ عرب / زند آتش [illegible] بوستان مرا

دیدم بخواب گیسوی شوخ [illegible] / آورد [illegible] عرب [illegible] کشان مرا

[illegible] سوئے شورش [illegible] / تا آنکہ داد [illegible] زبان ورد [illegible] مرا

ایضاً

زمین پر کس تجمل سے ہی محبوب خدا آیا | جلو مین اسکے موکب جلال کبریا آیا
عجب اجلال سے آیا کہ کل اسماء حسنی کے | کمالون کا تجمل ساتھ اسکے چلا آیا
جہان کہتے ہین جسکو کلبۂ تاریک و تیرہ تہا | منور اسکو جسکے پرتو نے کردیا آیا
یہ عالم ماسوی اللہ قالب بے روح تہا پہلے | دو عالم دم ہی جسکے کہ زندہ ہو گیا آیا
یہ عالم آئینہ تہا تیرہ پیکر زنگ آلودہ | ہوئی جسکی کہ آجانے سے اسکے ہی اجلا آیا
خدا تہا کنز مخفی تہی نہ کوئی چیز ساتھ اسکے | ہوا جس سے کہ راز کنز مخفی برملا آیا
ارادہ نقشبند کاف و نون کا یہ جو مکنون تہا | ہوا جس سے ظہور کارگاہ دوسرا آیا
ہر ایک اسم خدا ہی ایک عالم اور عوالم کا | جو بیحد و عدد مین سبکا وہ جامع و آیا
کہ رب العالمین نے رحمۃ للعالمین اسکو | کہا ہے دیکھ لو قرآن مین ہی یہ ماجرا آیا
ہوی جب ایکذات خاص رحمت سب عوالم کی | معاند سے کوئی پوچھو کہان ہے دوسرا آیا
قلوب اہل اخلاص اور غم افلاس سے بچا ہے | کہ ہی دنیا مین وہ کان کرم بحر عطا آیا
بحمد اللہ جہان مین دافع رنج و بلا آیا | گنہگارون مبارک شافع روز جزا آیا

ایضاً

ایضاً

نظر جو خاص حق کو ہی محمد سے بھی ہے وہ
یہ رتبہ دوسرے کے واسطے ہرگز نہیں آیا

اگر ہر چیز کو حاجت نہیں ہے کچھ محمد سے
تو کیون حق سے خطاب رحمۃ للعالمین آیا

کہاں داز رمیت مارمیت کی یہ رفعت سے
کہ اوج قاب قوسین اسکا ایک ادنی کمین آیا

فراز عالم قدسی کی جسکے رو سے زینت ہے
قدم اسکا ہی جو زیب نشیب ما وطین آیا

وہ ختم المرسلین ہے بالیقین اسکے یہ معنی ہین
کہ سب ملک رسالت اسکے ہی زیر نگین آیا

چھپایا ابر کی چادر مین منھہ خورشید نے اپنا
جب آیا نور حق سے کرہ وبر د سایہ نشین آیا

ایضاً

بحمد اللہ مسلمانو محبوب خدا آیا ہے
ہلال وا کشا مفتاح قفل مدعا آیا

ہلال اس ماہ کا بیشک کلید گنج رحمت ہے
مبارک ای مسلمانو مہ حاجت روا آیا

کنوز غیب کا خازن شہادت کے خزانو نکا
جو قاسم ہے زمین پر اسمین وہ بحر عطا آیا

یہ دولت ہے خداداده که اس ماه مبارک مین
ظہور کنز مخفی کی ہے جس سے ابتدا آیا

فضیلت کی نہایت ہے کہ اس ماہ سعادت مین
نبوت اور رسالت کی ہے جسپر انتہا آیا

عجب کچھ اوج پر پہنچا ہے طالع اس مہینے کا
کہ ہے اسمین زمین پر شمس چرخ اصطفا آیا

ایضاً

ایضاً

خاطر آبلام از تخلیدن تنگ است | غمخوری نیست توای خار بیابان دریاب

می کشد تنگ در آغوش سر جمعیت | میرود تفرقه ای فتنهٔ دوران دریاب

خوف کفرست کہ بت میکشدم جا دیر | از حریم حرم اے کعبهٔ ایمان دریاب

بر دل عاشق خوکردهٔ آلام و محن | شادی آوردہ ہجوم ای غم ہجران دریاب

جای ننگست کہ دریوزہ کنم از دگران | بندهٔ خاص توام ای شہ جیلان دریاب

ای کہ مرگ دل و جان است فراموشی تو | ای کہ یاد تو بود حرز دل و جان دریاب

آتش و آب ہوا خاک طربناک ہین سب | ارضی و ساکن افلاک طربناک ہین سب

آج میخانۂ گردون مین ہی یہ جوش طرب | ساغر و شیشۂ خم و تاک طربناک ہین سب

کیا طرب نے ہی احاطہ یہ کیا عالم پر | غم و غمدیدہ و غمناک طربناک ہین سب

ہوگئی طبل طرب صور سرافیل مگر | رہین عالم کی دو بیباک طربناک ہین سب

سرگردان جگر سوختہ بریان سینہ | چشم پر نم دل صد چاک طربناک ہین سب

ہی طرب جسم جمادات سی بھی آج عیان | نہ فقط صاحب ادراک طربناک ہین سب

پر طرب یہ چمن دہر ہے ایسا کہ آج | گل و غنچہ خس و خاشاک طربناک ہین سب

نہ فقط مشتری و زہرہ [illegible] طربناک ہین سب
[illegible] طربناک ہین سب
سمع و صاحب [illegible] طربناک ہین سب
نہ فقط روح قدس [illegible] طربناک ہین سب
[illegible] طربناک ہین سب

ایضاً

بلبل نو چمن من و صحرا [illegible]
شوق گل نو نوا نوا [illegible]
بلبل و گل [illegible]
قمری و سرو [illegible]
پروانہ شمع اولیا [illegible]
ادریس و خضر و طلعت موسی [illegible]

عیسی و آسمان من و پیدا [illegible]
دریاد ام ای غزال ختن از خطا مبا
کاین مرغزار آہوی رعنا [illegible]
از آمد و شد نفسم گوش اگر کنی
محسوس لفظہای عرب در [illegible]
علوی و سفلی آمدہ مست از خم غدیر
از جرعۂ درد کہ ز صہبای [illegible]

ایضاً

روح ہی آئینہ بار رہنما آجکی رات
جسم کو مرتبۂ روح ملا آجکی رات
ہی جہان تا بہ دوی نور و ضیا آجکی رات
نفس عیسی مریم کی ہوا آجکی رات
ہی عیان ان مین گوہر کی صفا آجکی رات
ذرۂ خاک ہی اکسیر نما آجکی رات

ایضاً

میلاد برگزیدۂ رب الفلق ہے آج

انشک بیاض صبح ہوئی ہے سواد شام

ہوتی ہے سما [illegible] قمر [illegible] آج

مخر عرب کو دیکھو کہ کیا سر بلند ہے

قصر دل ہولکی جہان جلوہ شق ہے آج

کسری کے قصر مین نہین کچھ [illegible]

جہان مین زور ہے کیسا یہ شور مرحبا آج

کیون ہو مولد محبوب کبریا ہی آج

جہان میں مرتبہ ایسا ملا نہ تھا اب تک

بسر ایسکے قدم سے لمسے ہوئے ہے آج

ہر ایک ذرہ ریگ آفتاب تابان ہے

زمین پہ نور محمد یہ چھا گیا ہے آج

جہان ہی طیب [illegible]

معدنیات کو ہے نشوونما آجکی رات	ہے نباتات مین حیوانکی ذکا آجکی رات
زیب ممکن کوئی باقی نہ رہا آجکی رات	حق تزئین کیا وجب نے ادا آجکی رات
ایسے محبوب خدا کیون ہو دلا آجکی رات	ہے مگر مولد محبوب خدا آجکی رات
حاجت ہر ایک کی ہوتی ہے قضا آجکی رات	رد کسیکی نہین ہوتی ہی دعا آجکی رات
حیوان طایر ملکوت ہوا آجکی رات	ہو گئے مست طرب ارض و سما آجکی رات
جلوہ نور ازلی نے ہے کیا آجکی رات	ہو گیا صحن زمین عرش فضا آجکی رات
پردہ حسن ابد سے ہے اوٹھا آجکی رات	کھل گیا سر خدا مثل ضحا آجکی رات
جوش زن حقکا یہ بحر عطا آجکی رات	وقف مخلوق ہوئی کان سخا آجکی رات

ایضاً

تنہا خوشی سے سرخ نہ روئے افق ہی آج	اوج فلک کے منھ پہ بھی پھولے شفق ہی آج
نو روز آج نو طبق اسمان مین ہے	گلگشت عیدگاہ زمین کا طبق ہی آج
نور عرب محیط بسیط زمین ہوا	فارس کے نار تیرہ سے غرق عرق ہی آج
اوڑتی ہین منھ پر اہل ہوا کی ہوائیان	او بیشمار کفر کے دل پر قلق ہے آج

[illegible] گلزار کیا [illegible] آج

چمن مین [illegible]

[illegible] صبا [illegible] آج

[illegible]

ایضاً

[illegible] میلاد آج

[illegible] آج

ہر شہ عالم نہیں اس سے عجب	عرصۂ عالم سے جو لے وہ خراج
ارض پر آیا ہے جو محبوب حق	ارض کا ہے عرش کے اوپر مزاج
روشنی ہے عالم تیرہ کے وہ	حق نے جو فرمایا ہے اوسکو سراج
شرک کی دولت ہوئی پامال آج	ملت توحید نے پایا رواج
شافی ہر درد ہے اس شہ کی یاد	نام ہے کیا کافی ہر احتیاج
ظاہری امراض کی ہے وہ دوا	باطنی امراض کا ہے وہ علاج
ہے یہ سب اس برزخ کبریٰ کا فیض	جسم کا اور جان کا جو ہے امتزاج

ایضاً

معمول ہو گیا ہے جو بیش از دعا درود	نسبت سے ہے دعا سے مقدم ہوا درود
ظاہر یہ ہے کہ جب بلحاظ مزید جاہ	محبوب سے خدا نے پذیرا کیا درود
یہ بات شان وسعت رحمت سے ہے بعید	مقبول بارگاہ کرم ہو نہ را درود
کیونکر کہ ہو دعا ہی طفیلی درود کی	مطلوب بارگاہ کرم گرچہ تھا درود
اور سر اسمیں یہ ہے کہ وہ کام کیجئے	کرتا ہے جو خدا ہی وہی وہ بلا درود

نباشد نباشد نباشد نباشد	شریک خدا و مثال محمد
بجز مطلع قاب قوسین سے بلنے	نشد راست بر حسب حال محمد
بود شاہ شاہانِ دنیا و عقبے	غلامِ غلامانِ آل محمد
کرے کیا بشر اوسکا شرح و شمایل	کہ قرآن ہے وصفِ خصال محمد
کرون وصف مین کیا سراپا کا اسکے	کہ مہرِ نبوت ہے خالِ محمد
یہی ورد ہے مست کا دو جہانمین	من و دوست و دامانِ آل محمد

ایضاً

فتادہ در کل و لاے عدم بود آدم و احمد	بسر تاجِ نبوت یکہ تازِ عرصۂ سرمد
چو گردانید عنان زانسو بسوے ادنی گشت	وجود انبساطی از بطون اندر ظہور آمد
عوالم مطلقا غیب و شہادت علوی و سفلی	فروغ جملہ زان شمع وجود منبسط باشد
وجود منبسط ظلی بود از اولین خلقی	کہ در عرف شریعت نور احمد نام میدارد
بعارف نیست حاجت شرح سر این معما را	کہ در ہر ممکنے او لمعۂ زان نور می بیند
مپرس از مشرب مست خراباتی کہ در ہر شئے	جز آن محبوب کل چیزے نمی بیند نمی داند

کند تنقیص شان شیخ اکبر گر ز بے عقلی	بہ تنقیص ہمیں رو خود آخر سیہ سازد
ہر انکو کرو بے ادبی محی الدین بن عربی	در آخر بانی عربی ہم انکس عناد آمد
خیال ہر تری نبود شہ مسعود ماں سوی پارا	بہ زعم باطل و سودے خام او بدان ماند
شنفالے در حیا دید خود را در خم شالے	ز طاوسان جنت خویش را خوش جلوہ گر آمد
عجب نبود از و تنقیص چلد اولیاء اللہ	کہ او تنقیص ہمیں زینا عہد کش ہمی جا آرد

ایضاً

پھر آئی آگے میرے بلا یا علی مدد	پھر مبتلا بلا میں ہوا یا علی مدد
پھر دشمنان ظاہر و باطن کا ہی ہجوم	پھر اضطراب بے لمیں اوٹھا یا علی مدد
پھر اضطراب دل میں میرے چھا گیا ہی اب	پھر صبر نے جواب دیا یا علی مدد
پھنسا مدعا میں میرے پڑ گئی گرہ	ہے تیری ذات عقدہ کشا یا علی مدد
مشکل کشا خدا نے جو تمکو کیا تو کون	مشکل کو کھولے تیرے سوا یا علی مدد
میں تو ہر دلا علاج میں ہوں مبتلا سوا	ہی لطف تیرا میری دوا یا علی مدد
مشکل کشا خلق خدا نے کیا تجھے	میں مضطرب ہوں ہر خدا یا علی مدد

در سلطان جہانی ارض سماکی بنیاد
بی ذرہ محبوب خدا او نکی سوا حضرت کردن
فلک فلک عرب سے کوئی نہیں کا فریاد

ایضاً

نعت میں حضرت کی فکر شعر جا لکھا

آمد و رفت نفس کی ہو گئی مسدود راہ
نہ بسل تیرِ جوشِ خون بلکہ ہے یہ چمکیا

آئیا جیب مت ۔ ہے شمالی کا خیال
آنکھ سے پردہ نہیں اٹھتی کی لالیہ کا خیال

تجربہ ہے خضر ہو جائے جو جاوے دلمیں
قبۂ خضرا کی اوس سبز جالیکا خیال

سینہ چھلنی ہو گیا آنکھوں میں جا پر گرے
بندہ ہو گیا یہ شبکہ عالی کی جالیکا خیال

نورِ حق آنکھوں کے آگے بس چمک جاتا ہے
آتی ہے جسوقت اوس الماس جالیکا خیال

ساقیِ کوثر مجھے اطہر پلا دین اے حسد
رہ ہست آجائے یہ مست لا دیا لیکا خیال

ایضاً

حبذا شہرِ ربیع الاول
مولدِ مظہرِ اول بہ ازل

آخر مظہرِ آخر بظہور
خاتمِ گنجِ کمالات اول

شہر میلاد چہ شہریست کہ ہست
شبِ مولد ز شب قدر افضل

اینکہ گفتم نہ ہمین قول منست
ہست ارشادِ امام حنبل

شبِ میلاد شب معلوم است
شبِ قدر آرزویش طول امل

عقل تجویزِ عدیلش نکند
نبود بدہ حق بین احول

دے دیا خاص سب جسے ملک شفاعت حقے	واہ اوس شاہ شفاعت کے ہوادار ہین ہم
کسی شافع کی شفاعت ہنو بے اذن اوسکے	واعظا سر نہ پھرا واقف اسرار ہین ہم
لفظ اوثیت کے معنی بھی نہ سمجھین جو	اون طواغیت کے طلاب سے بیزار ہین ہم
رحمت حق ہے احمد کی شفاعت کو سبق	حق کہے بعد شفاعت کے کہ غفار ہین ہم
برکت عشق محمد ہے یہ اے زاہد خشک	نقل طاعات ریا سے جو سبکبار ہین ہم
خانۂ دل تو ہے ملک عرب ہے لیکن	جسم کو سند مین کہتی ہین گنہگار ہین ہم
گرچہ کر سکتے نہین دعوی مجبوری کفر	لیک یہ بھی نہین کہ سکتے کہ مختار ہین ہم
ہے افسانۂ بیگانہ سخن یہ ہے کہ حیف	یہ سبب کیا ہے کہ دور از در دلدار ہین ہم
نور احمد ہے احد ظل احد ہے احمد	ناحق اوہام جدائی مین گرفتار ہین ہم
مرض مہلک و درد سر ہے جنون	ہے یہی وہم جدائی کہ نمودار ہین ہم
ہے نے احمد کو احدی کی نشے مین جو گنا	واہ کیا عالم مستی مین بھی ہشیار ہین ہم
چاہیے نشتر لا مرہم الا اوسکو	اسی حکمت کے محمد سے طلبکار ہین ہم
حجت و کشف سے ہر چند کہ ہو سب معلوم	طالب حال سراپردۂ اسرار ہین ہم

٣١

٣٢

بستا ہے کہ دین میں وہ صاحب کمال آیا
بلخیں میں ارض ضلالت کے زلزلہ آیا
سر پر دین پہ جو شاہ با کمال آیا
جبین سے اونکی نور جمال آیا
قدم سے اونکے دل کفر پایمال ہوا
کہا نہ ہو کفر کو تاب اونکی تیغ
کہ قتل اونکا ہو سب واقع حلال آیا
بکفر فرار مفر کیا سوا دستے کافرو کو

بہولا نہین سبہا تا ہے گل پیرہن مین آج	غنچہ مچا رہا ہے کہ اپنے دہان مین ہے دم
مولد ہے اوسکے واسطے جسکی نبی بہشت	رضوان مچا رہا ہے ریاض جنان مین دہوم

ایضاً

محبوب حق مین جو محمد کے یار ہین	ارکان کا ان فضل جو ہین او نہین چار ہین
ان چار مین سے افضل صدیق اکبر ہے	ثابت ہوا ہے جنکا سو وہ یار غار ہین
کیا ستر حق ہے اونکو محمد نے ہے کہا	ستر خدا جو پاک کے وہ راز دار ہین
کیا مرتبہ خدا نے عنایت کیا او نہین	ہر حال مین جہان مین نبی پر نثار ہین
تہی اوج عرش پر سے وہ مونس رسول کے	غازی رہین رنج مین وہ غمگسار ہین
قربت نبی سے تہی او نہین حال حیات مین	بعد از وفات بہی ہم اونکی مزار ہین
جنت مین بہی رفیق نبی ہونگے بالیقین	مخبر جو اوسکے حضرت عصمت شعار ہین
دوزخ حرام اونکو ہے بیشک جو سرفراز	و یدارت رسول کے وہ ایکبار ہین
کیا عزت اونکی ہوگی کہ جب رسول کی	پیارے سے بجا مین مہر سے جنت بہار ہین
کیا عصمت اونکی ہوگی جو مخصوص اون مین	جنکے کہ فضل من ہزاران ہزار ہین

خود حضرت نبی کو لیجا نا اونکی سفر کا
رہتا تہا ہے حدیث پیمبر سے یہ عیان

رتبہ یہ اونکا خاص جناب نبی مین تہا
اونکا وہ اونٹ چشم نبی سے ہوا قران

تہا اسقدر جناب نبی کا ادب اونہین
بے آپکے چہوا نہین کعبہ کا آستان

تہی خوب بیعت رضوان مین پا لیا
خود آپکو ہی جسکا کہ ہر گز نہ تہا گمان

یعنے کہ بولے اونکی کف دست کی جگہ
خود اپنے دست پاک کو سلطان دو جہان

ہمت سے اپنی جسکہ ہی جیش تنگ مین
نذر خدا کئے شتر و نقد بیکران

خوش ہوکے اونکو مژدہ یہ حضرت نے تب دیا
ہے اب سے ہر عمل کے ضرر سے تمہین امان

ایضاً

کیا نور حق ہے دنیا مین آیا الحمد للہ الحمد للہ
گلزار عالم ہے جس سے پہولا الحمد للہ الحمد للہ

تہا روئے دنیا جو تار و تیرہ تو آج سارا اسکی جہان ہے
نور نبی کا ہے سب یہ جلوہ الحمد للہ الحمد للہ

زیر زمین سے اوج فلک تک جن و بشر کیا حور و ملک کیا
کہتا ہے جسے اوس سبکو دیکہا الحمد للہ الحمد للہ

رحمت جو اونکی شامل ہے سبکو ہر ایک ذرہ محو خوشی ہے
ہے ہر مکان سے نغمہ یہ پیدا الحمد للہ الحمد للہ

جسکے کہ موسیٰ تشنہ دہان ہے اور جسکی کہ عیسیٰ مژدہ رسان ہے
وہ شاہ شاہان ہے رونق افزا الحمد للہ الحمد للہ

٣٣

ایسے ہی آسرا اوس بحر احسان کریم کا | کہ پکڑا دست کسی ہیچ تنہا اوس سرور دانا

ایضاً

مولاے جہان سرور ارباب سیادت	شیر حق و سر دفتر دیوان امامت
ہے نجم دو باب علوم و خور عرفان	برج شرف و کنج کرم کان کرامت
کیا ہووے بیان اونکا جو حاصل ہیں فضائل	فضل حسب فضل نسب نسل شہادت
کیا جامع انواع شرف ہین کہ اونہین سے	ہی ختم خلافت ہوا ہی ختم ولایت
پایا جو شرف بارگہ رتبۂ علا سے	کیا ہووے بہلا ہے بیان اونکی شرافت
ہی حضرت معبود کے وہ مظہر کامل	دیدار کو کہتی تہی نبی اونکی عبادت
مولا ہین وہ ہے صاحب ایمانکی بلاشک	رتبہ یہ پیمبر نے کیا اونکو عنایت
ہے حب علی حب نبی سے متلازم	اور اونکی عداوت ہے پیمبر کی عداوت
تہا کل کے طرح ہاتہین اونکی در خیبر	اوس درجہ مین تہی اوس شہ والا کی شجاعت
شہرہ یہ ملا اوسکا کہ کس دہوم سے ہوگا	اوس کف مین لوائی نبوی روز قیامت

ایضاً

کتاب لوح محفوظ ایک ملفوظ محمد ہے ۔ ہے قرآن مختصر شرح کمالاتِ محمد مین

امین معراج مین جبرون در تہا کوئی کیا جانے ۔ کہ کیا کیا کچہ کیا حق نے مداراتِ محمد مین

ہوئی ظاہر از نیاز مین ہے نسبت معشوقی ۔ مناجاتِ خدا ہین اور مناجاتِ محمد مین

ہین اہل کے دیکھنے والی خدا کو دیکھنے والے ۔ نہین کچہ فرق بیعت اور بیعاتِ محمد مین

ید اللہ فوق ایدیہم رمیت مارمیت سے ۔ ولیلین مین ہے بہت موجود آیاتِ محمد مین

پنچہو ٹوا مست مین ہاتھ اگر کچہ خود پرستی کا ۔ نشہ یہ ہے مئی عشق و مولاتِ محمد مین

ایضاً

کہون کیا آنِ معشوقی ہے جو جانِ محمد مین ۔ نعم کہ حق کہے کس پیار سے شانِ محمد مین

عجب کیا ہے ملا خلعت جب انکو مارمیت کا ۔ کہ آئی بوئے محبوبی گریبانِ محمد مین

کہے حق رحمۃ للعالمین قرآن مین انکو ۔ یہ کیا وسعت ہے دیکھو دورِ امانِ محمد مین

ازل سے ہو رہا ہے یہ زبان حال پر دائم ۔ تنازعِ فضل کا رضوان و دربانِ محمد مین

وہ کسرِ صولتِ کسری وہ قصرِ شوکتِ قیصر ۔ کرشمے ایک جنبش کے ہین مژگانِ محمد مین

محمد کیا ہے ہے انسان کامل مظہر جامع ۔ ہے یہ وصف حقیقی حصر عنوانِ محمد مین

اور جو کچھ کہ ہوئی نبی او بی سے یادگار
حقتعالی کی بلائی اونپہ ہے عیان

دین کی ساری کتابونمین لکھا ہے سب
شاہد ان سبکا تفسیر و حدیث و قرآن

موسے طور کی نعلین و عمامہ سبب
ایک صندوق تھی لکڑیکی تہی شوکت و شان

حق نے طالوت کا فرمایا ہے آیۂ ملک
اور فرشتون کے اوٹھانیمین ہے نص قرآن

اوسکے آثار کا کیا رتبہ بتایا ہوگا
آب تو سنیئن بھی چیز گئی جسکے کہ نشان

اونکی تعظیم و توسل سے جسے ہو انکار
ہے وہ مردود خدا اور برا ہے ایمان

ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا
جنکا تھا موئے مبارک بہتے شفا یاب

رنج کچھ پیش جو اصحاب نبی کو آتا
حل مشکل کی تمنا سے وہ جاتے تھے وہان

وہ کرا دیتے تھیں اون سبکو زیارت اوسکی
اسکے پانیکو سمجھتے تھے تبرک وہ بجان

سبب دفع الم جانتے تھے سب اوسکو
اور اسے پیتے تھے درد کا اپنے درمان

کسی منکر کو گر اسباتمین کچھ ہو تشکیک
دیکھ لے صاف بخاریمین لکھا ہے بیان

اور شفامین ہے لکھا قصۂ خالد بطور
کہ کلاہ اونکی مین تہے موئے مبارک پیوست

گر پڑی ایک لڑائی مین وہ ٹوپی اونکی
حملہ خالد نے کیا سخت نہایت وہان

۳۶

قسطلانی وسخاوی وعراقی کرام | ابن حاج اور کلاعی وحید دوران

ابن مرزوق بن المرحل وابن الآبار | دین کے علموں کا ہے ابن عساکر سلطان

فاکہانی وتتائی وابو عبد اللہ | شیخ دین حضرت بلقینی یکتاء زمان

ان اکابر کے ہیں اسباب میں تصنیفیں خاص | اور منافع کا کیا اوسکے ہی اُن سب نے بیان

تلمسانی کی کتاب بو نہیں ہے یہ بالتفصیل | اور روایات واجازات بہی مذکور ہین وہان

ہین بہت سلسلے اوستادوں کے اسمیں مروی | ہین وہ لوگ اوسمین کہ ہین دین کے سارے ارکان

جسے لوگو نہیں کرتی کوی رد جو حدیث | بالضرور اوسکی سند میں وہ ہے نہونگے عیان

پہر جو نجدی کہے شرک اوسکو تو اوس سے کہو | پہلے تو ٹھیک تو کر سلسلہ تا ایمان

کیونکہ جب کل سلف ہو گئے مشرک تجکو | کیسی صحت ہے روایت کے سوا اطمینان

تیرے اوستادوں کے لے تا بہ صحابہ ہرگز | نہیں رہتا تیرے مذہب پہ کوئی با ایمان

چاہیے راوی دین عدل وہ مشرک ہو | پہر عدالت کا کہان باقی رہا وہم وگمان

اسلئے مذہب سے تبرا کر اے دیندار | ہے یہ سب فتنۂ نجد اور ضلال و طغیان

ہے ظہور اسکا بڑا معجزۂ پیغمبر | کہ کہے تھے وہ بہا یطلع قرن الشیطان

٣٧

بنا ز سلسلہ اولیا معین الدین

محاط حق و محیط کل محیط فضا

مدار دور سما علا معین الدین

محیط مرکز دوم مرکز محیط کل

سپہر علا وملا معین الدین

نشہ و یاد فنا و بقا معین الدین

الف

بلا دین مست کو بھی جام لبریز نوشین ہو

چه همت است که از حق نجات است بمعنر [illegible]
بجون تو نمود کسی سوا حسین
[illegible] حسین
فروغ [illegible] حسین
زمان [illegible]

ایضاً

علای عرش کمالات و کرسی توحید	مجدد جهت ارتقا معین الدین
مجددی که دو قطبش بود جلال و جمال	محیط دائره اعتلا معین الدین
ضیاء شمس ولایت جلای بدر کمال	سناء نور وراء الورا معین الدین
ولی والی و مولی الموالی ولی الکل	شه ولایت ملک ولا معین الدین
معین عین اعانات و مستعان همه	عیان بعین بود عون یا معین الدین
بحکم عقل نباشد خدا معین الدین	هم از خدا اش نباشد جدا معین الدین
ظهور معنی اعیان ما ز عین تو هست	أعن عیونک یا عوننا معین الدین
مریض هجر تو از هر علاج مستغنی است	مسیح نام تو یادت دوا معین الدین
بدانکه حبل متین خدا بمذهب ما	علاقه ایست که داریم با معین الدین
گدائی کوی توام غیر ازین پناهی نیست	ترحمی بمن خسته یا معین الدین
گدائی کوی ترا پا شکسته بر در تو	بده تو دست با شکسته پا معین الدین
گدائی میکده ام جرعه آرزو دارم	ز شاه مصطبه اصطفا معین الدین
سر آنکه مست بود در ربط بندگی دارد	بساقی می صاف صفا معین الدین

بحر شفاعت امت بحون بها حسین
نهاده اند تو از آن چه در عطا و بلا
بود بقدر عطاء خدا ابتلای حسین
ظهور تفرقه منظور حضرت حق بود
میان مؤمن و کافر ز ابتلای حسین
سزا که دشمن آل نبی است بود از حق
بکمال قرب و شهود خدا اجرای حسین

[illegible] بکربلا حسین
[illegible] حسین
[illegible] حسین

قصیده

[illegible]

اوس آفتاب ولایت کے پرتو سے ہوئی — نجوم ثاقبہ جملہ اولیا روشن

ابوتراب ہے کیا آفتاب عالمتاب — اوسی سے ہی کرۂ ارض ہوگیا روشن

یہ نور حب علی ہے کہ بیشمار اوسنے — دل سیاہ کیے خورشید سا کیا روشن

نگاہ مہر سے دیکھا جو اوسنے ذرّیکو — زمین اسکو بنا مہر کردیا روشن

علی کا نام ہے نام خدا وہ کام روا — کہ چشم کور کو کرتا ہے بی دوا روشن

علی کی یاد ہے جس دل مین وہ شاد مدام — جس آنکہ مین ہے خیال اوسکا سدا روشن

یقین ہی مجکو کہ ہے عکس نور مہر علی — یہ میرے سینہ مین ہے کچھ جو چاند سا روشن

ایضاً

شام کو ذکر نبی مین جو سحر کرتے ہین — نور مازاغ سے وہ کحل بصر کرتے ہین

صبح تک رہتے ہین رحمت کے فرشتے حاضر — شام کو ایسے محل مین جو گزر کرتے ہین

رات دن ذکر نبی مین جو رہا کرتے ہین — جنکے صحبت مین وہ اوقات بسر کرتے ہین

رات اوس ذکر مین دن کرتے ہین جسکے گہر — دلمین وہ خالق کونین کے گھر کرتے ہین

زندہ دل جو شب میلاد نبی مین جاگین — حال پر اونکے وہ رحمت کی نظر کرتے ہین

خدا دیتا ہے کیا کیا برکتیں اوس اہل ایمان کو	حبیب حق کی ذکر پاک سے ہو جسکا گھر روشن

ایضا

یہ سامان طرب یارب مجھے کیونکر نصیب ہووے	جنون شور و فغان عریانی شہر کا صحرا ہو
شب بار و دشت یثرب ہے بدن مستور ہو اپنا	یہی خاکستری جامہ ہم آزادوں کا بانا ہو
حقیقت کیا ہے گر تو بندے آیا مدینہ مین	جہان لشکر ملک کا عرش سے ہر روز آتا ہو
یہ خطرہ واعظا کیونکر نہو لاحق کئی غافل	دل عشاق جسکے سننے سے افسردہ ہوتا ہو
یہ وسعت رحمۃ للعالمین کی ہے جو رحمت کو	کہ ہو ہر ایک کو شامل بڑا ہو یا کہ چھوٹا ہو
ملک آیا زیارت کو عبادت خوب کی لیکر	مزہ عشق و محبت کا کہان سنے اوٹھایا ہو
عبادت کا ثمر جنت محبت کا معیت ہے	معیت اور جنت مین سمجھ لو کون بالا ہو
عبادت سے بشر ہو جائے ہی مثل ملک لیکر	محبت کا جو جلوہ ہو وہ عالم سے نرالا ہو
ملک کے اور عاشق کے جو حالون مین تفاوت ہو	عیان ہے اوسکو جسنے کچھ فن اسرار دیکھا ہو
کہ جبریل کا بس منتہی ہو حد سدرہ تک	اگرچہ شب ... منتہی پرواز دیکھا ہو
بلال باتو دیکھو کہ معراج محمد مین	طفیل عشق سے کس درجہ جا پایا کو سیکھا ہو

سو وہ صفت محمد میں یہ لازم ہو
حادث کو رسائی ہو وہاں کیونکر
فانی ہو حد وہ اور عبادت کو قدم ہو
ممکن نہیں ہو عالم امکان میں مماثل
وہ ذات کہ امکان و وجوب اسمیں بہم ہو
کیا خاک ہو وصف اوسکا ادا
علیا ے افق جسکے وہاں زیر قدم ہو

ای خضر تمکو مبارک رہے لبس آب حیات
بخدا خاک مدینہ ہے بہ از جان ہمکو

اے جب قلب میں صحرائے مدینہ کا خیال
پھولا آنکھوں میں نظر آئے گلستان ہمکو

اکیدم دل سے ہوا یاد مدینہ نہ سوئی
کر لیا خوب ہی شہر بندہ احسان ہمکو

آیا اوس دشت کے کیا خار مغیلان کا خیال
مضطرب کچھ نظر آتی ہے رگ جان ہمکو

جا جو ملتی ہمیں گلشن مدینہ کے ملے
بس یہ سمجھیں کہ ملا روضہ رضوان ہمکو

ایضا

بشر یا ابو البشر کیونکر بھلا اوسکے برابر ہو
ابو العالم جو ہو اور مظہر اللہ اکبر ہو

وہی ہے مظہر جامع وہی انسان کامل ہے
دوئی اسمیں کسی ذی عقل کو پھر کس بنا پر ہو

نبی الانبیا ہونا نہیں ہے کچھ کمال اوسکا
حکومت جسکو اسمای الٰہی پر میسر ہو

نہو معراج اوسکا کیون عروج لجۂ حیرت
کہ بحر فیض سے جسکے ایک قطرہ حوض کوثر ہو

وہ ظل اللہ ہے اور رحمت عالم عجب کیا ہے
کہ مجھ سے بینوا کے لبسری پر سایہ گستر ہو

خواص خمسہ کے کاسو ہمیں میری یا الٰہی
محب حب محمد فاطمہ حسنین حیدر ہو

اثر ہے جس جگہ پر اوسکی نگاہ فیض ہو جاتی
مہ و خور سے منور گرچہ ذرہ ہے بہی کمتر ہو

ایضا

لیکن اوسکا محبت کے گلستان کو مبارک ہو
مبارک تمکو نیلو آب عجز و نکو ...
محمد کی ولادت اہل ایمان کو مبارک ہو
یہ مجلس ہے جو میلاد رسول اللہ کی باقی
عدو پر نا مبارک ہو محبان کو مبارک ہو
یہ ہے قہر خدا ہیں جو کہ اس مجلس کا منکر ہو
رضا حق محمد کی ثنا خوانکو مبارک ہو

ایضا

مظہر ذات و کمالات خداوندی تو
خلق کو پرتوہ خالق کا دکھا ظاہر ہو

حضرت حق نہ کو تیری منظر میں
دیکھنا اپنا ہی منظور ہوا ظاہر ہو

خلق کو واسطہ خالق سے بہت کچھ ڈھونڈھا
نہ ملا پھر نہ ملا تیرے سوا ظاہر ہو

مستمندان دو عالم کی تمنائی دلی
دردمندان دو عالم کی دوا ظاہر ہو

تہنیت مقدم کی تیری ہے یہ خوشی عالم میں
دونو عالم تیرے اوپر ہوں فدا ظاہر ہو

منتظر ہیں تیری آمد کے گنہگار تمام
شافع روز مکافات و جزا ظاہر ہو

ایضاً

خلق گمراہ ہے ابھی راہ نما ظاہر ہو
ہے جہان تشنہ دہان بحر عطا ظاہر ہو

ظلمت کفر نے ہی روی زمین کو گھیرا
رخ پر نور سے پردہ کو اوٹھا ظاہر ہو

ذات پاک آپکی ہے مثل [illegible]
[illegible]

قاب قوسین کا جی آپکی خالی ہے مکان
جلد ای بادشہ ملک دنی ظاہر ہو

ہین نہ مشتاق فقط جن و بشر ای سرور
شوق مین آپکی کعبہ بھی جھکا ظاہر ہو

واسطے آپکی خدمت کی ملک کا لشکر
دست بستہ جو ادب سے ہے کھڑا ظاہر ہو

یہ ہے اثر جذبۂ مولائے مدینہ
پروانۂ شمع رخ زیبائے مدینہ
جاری ہے خریداری سودائے مدینہ

ہو عرش بریں کیونکہ نہ قربان مدینہ
اب جبکہ قسم کھاے بجانان مدینہ

کیا جان جہاں مدح مدینہ ہو کہ جب سے
جانان خدا جان جدا جان مدینہ

خدمت کو میں اپنی کبھو رضوان نہ بدلے
واللہ جو ہو جاؤں میں دربان مدینہ

او تری ہو سے نظر و لیسی نظر آتی ہے جنت
یاد آتی ہے جب لطف بیابان مدینہ

ہو صاد سے صحت کی مسجل نہ خط جم
جب تک کہ نہ حاضر ہو بدیوان مدینہ

اللہ کا گھر ہے کہ یہ محبوب کا اوسکے
اس وصف سے ہوتی ہے عیان شان مدینہ

ذو قیمت کہ حقش بجز از حق کہ شناسد
در بوسہ لبہاے ثنا خوان مدینہ

سنکر یہ غزل مست ہو گانے لگی ہر روح
قربان مدینہ اجی قربان مدینہ

ایضا

واہ کیا قدر شب قدر ہے اللہ اللہ
جسمیں قرآن کو فرمایا خدا انزلنا

ایک ہی روز سے بہتر نہ سمجھنا اسکو
اتنے سالوں سے ہے بہتر کہ ہزاراں مہینہ

نام کو رات ہے پر نور کا یہ عالم ہے
روز روشن کا بھی منہ سا ہو جسکے

چشم ظاہر سے بھی ہیں دیکھتے او سکو لوگ
جنکو ہے دیدۂ حق بین و دل حق آگاہ

۴۳

کلیمش ذوق آوازش چشیده
حبیب او گل نقش رو چیده
کلیم الله کلام او شنیده
حبیب الله رخش دیده بدیده
ز دیده هست فرقی تا شنیده
شنیده کی بود مانند دیده

ایضا

عالم سراسر تھا ایک خرابہ پُر نور ور تو ار یک کر کے	خورشید تابان آج اوسمین نکلا الحمد للہ الحمد للہ
سلطان بطحی مین آیا محبوب ربکا یا عرش	شکر سجدہ کعبہ ہے کرتا الحمد للہ الحمد للہ
دنیا سہونی ہے اپنے سے باہر پہولے سماے آکر جو بیٹھی	آیا جو اوسمین نہالوں کا پیارا الحمد للہ الحمد للہ
خوبیکا جامع رشتیکا مالک شفیع محشر دافع	عقبے کا شافع دنیا مین آیا الحمد للہ الحمد للہ

ایضاً

کیا نور والطاف مدینہ کا حرم ہے	ظاہر در و دیوار سے جسکے کہ کرم ہے
اوس روضۂ اطہر کا کرون وصف بیان کیا	جو وصف لکھون اوسکے مراتب سے وہ کم ہے
گرد اوسکے کھڑا فوج ملائک کا پرا ہے	دربار شہنشاہ جہان کا یہ حشم ہے
قدر اوسکے زرا پوچھیئے جبریل امین سے	خدمت سے اونہین دونا سدا فخر اتم ہے
جسکو کہ ملے ذرّۂ خاک درِ اقدس	کب اوسکو دنیا زر و دینار و درم ہے
اوس قبّۂ خضرا پہ فدا جان خضر ہو	پردہ وہ حجاب حرم اسرار قدم ہے
کرتے ہین جو تسلیم وہان عرش مودب	آتا ہے تہ نور کے ہلالی یہ نہ کم ہے
خطبہ مین اشارہ وہ خطیبونکا ادب سے	شور افگن مشتاق زسر تا بہ قدم ہے

اگر لطف شہنشاہ سے عاجز پہ نظر ہو
یک لحظہ مین معدوم ہو سب رنج و الم ہے
امید کرم حسرت کو حاصل ہو حضوری

تخت زمردی ہے ہر ایک تختہ چمن | شبنم کا ہی جو قطرہ ورشاہوار ہے
ہر ذرہ غیرت زر خالص ہوئے آج | کیا زرنگار پیرہن روزگار ہے
کیون یہ زمین پر طبق سبز آسمان | گنجینۂ جواہر انجم نثار ہے
ظاہر زمین ہے جو خدا ایکا پرتوہ | وقت ظہور سایۂ پروردگار ہے
اللہ کا وہ ظل ہے عالم ہے اسکا ظل | عالم رعیت اسکی ہے وہ شہریار ہے
وہ باغبان قدر کا نخل مراد ہے | اوس نخل کا تمام جہان شاخسار ہے
کارنگاہ شاہ جو عفو گناہ ہے | بندہ بھی اوس نگاہ کا امیدوار ہے

ایضا

یہ کیا شب ہے کہ رشک روز اوسکی سیاہی ہے | سواد شام شب رشک بیاض صبحگاہی ہے
ستارے آسمان سے سب کے سب مائل زمین کے ہین | زمین کو آجکی شب دعوی گردون پناہی ہے
اودھر ہے قلب لشکر اور اودھر جیش مقدم ہے | وسط مین ہے یہ شب ظاہر اوسمین شان شاہی ہے
یہ شب جان زمان ہے قلب دہر اور روح سرمد ہے | زمان و دہر اوس سے منفعت سرمد مباہی ہے
عیان ہے زیب و آرائش سے اس شب کے کہ خوبی نے | عطا کی اوسکو وہ زینت کہ جو کچھ اوسنے چاہی ہے

کیا ہے سہ تمام کہ خورشید نیمروز + دیکھو خیال کرکے تو یک ذرہ خال ہے

اس ماہ کی ہے جاہ و وجاہت کی یک جہت + ماہ ظہور پرتوۂ ذوالجلال ہے

ظل خدا ہے نور خدا مظہر خدا + ظاہر جو اسمین ہے وہ خدا کا کمال ہے

ہے اتحاد ظاہر و مظہر مین واقعی + ہے وہ بھی حق دوئی کا جو اونمین خیال ہے

ظاہر کا جسطرح کہ برابر ہے ممتنع + مظہر کا بھی خیال مساوی محال ہے

وہ مظہر اتم ہے ذات الٰہ کا + جو جامع جمیع شیون و خصال ہے

اور ماورا ذات محمد کو جو کہ ہے + ایک ایک اسم خاص سے کچھ اتصال ہے

بیواسطہ ہے ایک وہی ظل ذوالجلال + اوس ظل حق کا خلق مین حد ظلال ہے

ہر شئے مین ہر کا یمن تمہارا ظہور ہے + موجود کیا ہے آپکا ظل جمال ہے

مخفی نہین ہے آپ پر اسرار کائنات + ہر ایک شئی کا آپکو معلوم حال ہے

ادنی عطا ہی آپکی نعماء دو جہاں + عالم تمہارے دست کرم کا نوال ہے

حاضر سوا ہون محفل مولد مین یا رسول + اور کیا کہون فقیر کی صورت سوال ہے

ایضاً

اعمال کیا کہ نیت سر امتی بھی ہے
اسپر عیان اگرچہ نہ دل کی بات ہے

بے علم کی ادائی شہادت کرے کوئی
معصوم کا تو کیا نہ یہ فعل ثقات ہے

قرآن میں یکون شہیدا لکھا ہے صاف
یہ اونکی علم عام میں دشمن کو مات ہے

مظہر ہے جو کہ ذات خدائی قدیم کا
ظاہر برابر اوسکے حیات و ممات ہے

ایضا

بشر جن و ملک کی مدح کیا شایان احمد ہے
کہ اللہ اور کلام اللہ ہے اور شان احمد ہے

کسے بار او ادنی کہ دربار معلی میں
خدا محرم ہے جبریل امین دربان احمد ہے

منور ہیں اوسیکے عکس سے افلاک کے تئیں
وہ عالم جلوہ نور رخ تابان احمد ہے

کرے ارض و سما کے کیا بلا ہیں قبہ امکان
محیط دو جہان گوئی خم چوگان احمد ہے

ہوا یا رب کہاں سے اختلاف روز و شب پیدا
مگر رمز لطیف جنبش مژگان احمد ہے

یہ شوکت ہے کہ ہے جو تاجدار ملک ملکوتی
غلام نرگس مردافگن فتان احمد ہے

جہنم کیا ہے آثار نگاہ قہر احمد ہے
گلستان جنان ظل لب خندان احمد ہے

جو ہے نور فلک سے لیکے تا گاو زمین پیدا
شکار ناوک صید افگن مژگان احمد ہے

بحمد اللہ غلام انبیا اور اولیا سو ہیں — یہ نسبت ہے دو عالم میں کہ مفتاح سعادت ہے

ایضاً

الا یا ایہا السامی الا یا ایہا الساقی — الا یا یا معین الدین بدہ جام مئی باقی

مئی میخانہ چشت است کہ یکجرعہ مستانرا — نماید ستر سیر انفسی و سیر آفاقی

بدیدی ستر حق کر سرمہ خاک چشت را کردی — بیو نان عمر ضایع کرد مشانی واشراقی

انلنا یا معین الدین ہلکنا یا معین الدین — ولم یہلکنی الا بعدکم عنی واشواقی

انا المحموم مالی غیرکم طبی و تبریدی — انا المسموم مالی غیرکم راقی و تریاقی

السکم لا الی الا بجذب کامل منکم — وان جاہدت ان شمرت اذنا الی علی ساقی

دوا درد دل اجمیر ہو نکی ہے شفا سو ہیں — وہاں پہنچے نہ ہرگز فکر انسانی و ادراکی

نہ مارے مست کیوں ٹھوکر خم گردوں کو — محمد یار حق یا ور معین الدین ہو ساقی

ایضاً

چار یار مصطفیٰ میں وہ جو پہلا یار ہے — شان اسکی ثانی اثنین اذہما فی الغار ہے

یار غار مصطفیٰ ایسا نہیں تھا دوسرا — شبہ اسمیں آیت قرآن کا انکار ہے

سردار جوانان بہشتی کو ہے لازم + | اونکی سی مصیبت نہو دنیا مین کسی کی
وہ صبر کہ تھا بیت نبوت کے مناسب | باللہ کہ اوس مین سر مو بھی نہ کمی کی
غم تھا تو فقط اُمت احمد کے طرف سے | تھی ورنہ مصیبت تو اونہین عین خوشی کی

ایضاً

حسین پہ جو فضیلت ہے بالخصوص لم | ابو الائمہ و ابن علی و سبط نبی
عیان ہے جو کہ خدا اور نبی نے کی ہے بیان | فضیلت عامہ امت محمد کی +
یہ ایک شمہ ہے اوسکا کہ انبیا کو بھی | شمول امت مرحومہ کی تمنا تھی
فضیلت عامہ امت کی جبکہ یہ کچھ ہے | تو پھر خواص کی سوچو تو کیا نہ کچھ ہوگی
خواص مین ہے وہ بھی جو کہ ہو اخص خواص | فضیلت اونکے علم سے اونہین ہو قوی
اخص مین ہے جو لخت جگر ہون جزو نبی | وہان رسائی نہین فکر عقل کل کو بھی
وہ جز کہ اشرف اجزا ہو اور رئیس | خدا ہی جانے کہ کیا اونے اوسکو عزت دی
حدیث مین وہ جو الامثل فالامثل ہے | کچھ اسین شرح فضیلت حسین کی ہوگی
سزا اہل بیت نبی کو ملے بلا لیکن | ملی کسیکو نہ کرب و بلا حسین ایسی

سبا و ثنا [illegible] اور دنیا و دین سے علی
نکا [illegible] اوسکی [illegible] ابن حسین
[illegible] بالامام حسین
[illegible] رسول [illegible]

ایضاً

[illegible] اضطراری ہے
[illegible] مخنت [illegible] اختیاری ہے
[illegible] مخنت [illegible]
[illegible] ساری ہے
[illegible] جاری ہے

زیبے ذات اقدس نبی کی اذیت
باندھ پیٹ پر پتھر زندگی گزاری ہے
یعنی سرور عالم حق نے جنکی خاطر سے
یہ سرائے امکانی سب کی سب سنواری ہے
یہی وہ احمد مختار یکتا زرق برق پر
جبریل تا سدرہ سائس سواری ہے
وہ خلیفہ اعظم اوسکے جسم اطہر پر
بدر کی لڑائی مین کیسا زخم کاری ہے
وہان بھی جو دشمن آیا جب جلال تھا
خلق کی شفاعت ہے اونکی غمگساری ہے
اسطرح کی اذیت تو بارہا اوٹھائی ہے
اب سنو وہ غم جسے جو کر بیقراری ہے
پھر پسر کربلا مین ہین اونکا سب جگر پارہ
تشنہ لب لب دریا تیغ خونخواری ہے

محمد ہی کی باعث ہے زمین و آسمان قائم

تمہاری مشکل میری کیوں حل کہ میں بندہ تمہارا ہوں

تمہارا نام مفتاح در مشکل کشائی ہے

سیر عزت اطہر خاک و خون میں ہے بسیر
دختران زہرا کی کچھ نہ پردہ داری ہے

شرح ان وقائع کی کیا کرے کوئی مسلم
کس زبان کو طاقت ہے کہ سکے دلکو یاری ہے

یہ وہ آفرینش سے کب سنے و دیکھی ہے
کربلا میں عترت پر جو بلا کہ طاری ہے

الغرض پیغمبر کو جو کہ رنج ہے اسکا
عمر بھر کے مجنون پر سیلمان یہ بھاری ہے

دیکھا ام سلمہ نے آپ آتے ہیں مضطر
جسم ہے غبار آلود دل میں رنج طاری ہے

اور کہا کہ مقتل سے میں حسین کے آیا
ام سلمہ فرماتیں بیہ آہ و زاری ہے

انکے ذکر سے مطلب جان ہی بہی ہے انکو
کہ یہ رنج بے پایاں اور یہ سر بہ باری ہے

اور تصرف و قوت حق نے یہ دئے انکو
حکم اونکا ناطق ہے دو جہان میں جاری ہے

الغرض لیے مانند شاہ کربلا کا بھی
رنج اختیاری ہے صبر اختیاری ہے

ایضاً

محمد ایک ہی محبوب ذات کبریائی ہے
خدا کی یہ خدائی ہے محمد کی بنائی ہے

محمد کے سبب عزت محمد نے یہ پائی ہے
یہ از ملک سلیمانی مدینہ کی گدائی ہے

محمد ہی کے خاطر نقشبند کاف و نون نے ہے
مکان و کون کی دولت سر اسر انکی بنائی ہے

کی جو دنفس اوسمیں علی نے ادا تمام	اوسمیں بنبہ کو جود کا جو اہتمام ہے
ممکن نہیں کہ بند سو حاجت فقیر کی	مشکل کشا امیر علیہ السلام ہے

ایضا

سخن میں میرے نہ یہ بو رچی گلاب کی ہے	کل بہار تو لائے بو تراب کی ہے
علی کے دفتر حب میں جو ہیں بہشتی ہیں	نہ کچھ حساب کی حاجت نہ کچھ کتاب کی ہے
علی کا عرصہ اوصاف ہے وہ بے پایاں	کہ ایک ذرہ خبر ردّ آفتاب کی ہے
سر رسول ہے حضرت علی کے زانو پر	نزول وحی سے کچھ حالت ایک خواب کی ہے
نماز عصر علی نے پڑہی نہیں کہ ہوا	غروب جیسے سدا عادت آفتاب کی ہے
نبی افاقہ میں آئے تو آفتاب پھرا	علی کے واسطے یہ عزت آنجناب کی ہے
سوئے علی ہے جو کل معلقانکے فاتح	یہ فتح خیبر اثر ایک فتح باب کی ہے
کتاب حاوی شرع و طریقت اک موضح	سخن مدینہ علم نبی کے باب کی ہے
طریق اہل سلوک و سبیل اہل وصول	رہ مدینہ علم نبی کے باب کی ہے
کتاب خلق علی سے جو حکمت عملی	ملا کے دیکھیے تو تلخیص ایک باب کی ہے

کی شادی آج زمین نے شادی منائی آج
جو دولت ہے شادی کا اس میں نشاں کا ہے
کیا پردہ حجاز مین ظاہر کریا
مطرب اذان کا اپنا علو مقام ہے
کیا آج جہان بزرگ نشاط و طرب مین آج
خلاق دو جہاں کو یہ کیا اہتمام ہے
اس اہتمام خالق اکبر سے ہی عیان
یہ مولد محمد خیر الانام ہے
و ہوئی ہوئی نقاب شب مشکفام ہے
عاد روز جہان تا ابد کی بھی شیوہ کا عام ہے
جو آج عنبر شمیم کا و بان از دہام ہے
کیا تازہ گل کھلا ہے جس مین بہاتہ ہے
اس بو کو عطر و غیرہ کی کیا ہے کام ہے
مجانح شام مین وہ اللہ سعید و [illegible]

لسکا ہے وہ مقدمۃ الجیش نامور	اوم ابو البشر جو زمین مین نزیل ہے
موسی عصا بکف بسر دور باش ہے	خاصی کا خاص سفرہ بدست خلیل ہے
عیسی نے اسکے مژدۂ آمد سے دم لیا	وہ مژدہ آب منعالجہ بہر علیل ہے
ظاہر ہے اس تجمل و اجلال خاص سے	یہ مولد حبیب الہ جلیل ہے
ہے جسطرح محب منزہ شریک سے	محبوب بھی جو اسکا ہے وہ بے عدیل ہے
ہو دوسرا مثال خدا یہ محال ہے	احمد کا مثیل یہ بھی مستحیل ہے
محبوب اور محب مین جو اتحاد ہے	فضل اوسکا اسکے فضل کے اوپر دلیل ہے
بندو لن خدا کے امت احمد خوشی کرو	نعم الوکیل ہے وہ یہ نعم الکفیل ہے

ایضا

کس گل کی بو کا یہ اثر فیض عام ہے	بزم جہان مین جو یہ معطر مشام ہے
کس گل کی بو یہ گلشن عالم مین رچ گئی	جیب جہان کا آج جو عنبر شمام ہے
جنت پر آج عطر بہاری برس گیا	دوزخ بھی آج مجمرۂ عود خام ہے
کیا بو ہے روح روح ہر جان بخش جان ہے	ارواح جملہ خلق کا جس سے قوام ہے

قصیدہ

السلام ای شب میلاد رسول
ای ز نور تو شب [illegible] بسی
از نور شب [illegible] تو شب [illegible]
از نور تو ای شب [illegible]
لمعہ نور نوازی [illegible]
اور نیسان [illegible] شب شمعی
اور دوانہ نوازی [illegible] ان باشب
اور [illegible] بہ ایجاد ان با وصل نوی
لیلۃ شب آمدہ با وصل نوی
وصل محبوب خدا انشا کجا
در شب ابن سلطنا زیلعی
مس فضل شب وصل این
مہا ایست ابن [illegible]
باعث نور ایجاد و جہان
نیر ابن [illegible] جلوہ گری

واشت شغف عشق زمانے برروز | زین سبب یافتہ سبق شرفی
اے خدا برکتِ آن شب کہ درو | بزمین آمدہ نور عرشی +
جان مارا ززمین بے کلفت | ببوے عالم اعلےٰ ببری +

ایضا

روے زمین مین نورِ خدا آشکار ہے | کیا شہر مولد شہِ عالم مدار ہے
ہے جو بہار فصل بہاری وہ کیا لکہون | یہان موسم خزان بہی تو رشک بہار ہے
کچہ اور بندہ گیا ہے سما آسمان کا | کچہ اور ہی کرشمہ لیل و نہار ہے
دیکہا جو روز و شبکو تو صرف نثار ہین | ہے روز نور پاش تو شب مشکبار ہے
یہ مولد حبیب خداے قدیم ہے | جسپر تمام عالم امکان نثار ہے
ایک اوسکے بارگاہ کے فراش خانے ہے | بیچوبہ خیمہ گنبد نیلی حصار ہے
جنت ہے خوابگاہ وہان ہے جو سلسبیل | بحر کرم سے اوسکے وہ اک جویبار ہے
جو حقِ نعت ہے وہ بشر سے ادا ہو | ہان اسقدر کہ پرتوہ کردگار ہے
اے شہر مولد آپکی تعریف مین قصور | بندہ سی جو ہوا ہے بہت شرمسار ہے

۵۳

ایضا

اور زمین مین جاری اوسکا ہے فیض | تہا جو چاہ شور شیرین چاہ ہے
اوسکا پا انداز ہے عرش برین | آسمان اطلس خرگاہ ہے
کہائے حق نے جان کی اسکے قسم | واہ یہ کیا شان عز و جاہ ہے
نا امید اس سے پہرا کوئی نہین | آستانہ اسکا وہ درگاہ ہے
عرض مطلب یہان زبان سے کیا ضرور | حال سے میری وہ خود آگاہ ہے

ایضاً

زمین پر آج یہ نور الٰہی جلوہ افگن ہے | کہ جو ذرہ ہے بطحی کا وہ رشک طور ایمن ہے
مگر مولد ہے اوس خورشید رو کا جسکے جلوے سے | جہان تاب قوسین عالم او ادنی کا روشن ہے
ثریا سو ملک پہنچے کو نہی کیا اوسکے رتبہ کو | کہ شہباز ہمم کا جسکے او ادنی نشیمن ہے
اوسے ابر کرم کے رشحۂ فیض تقدس سے | ہوا سر سبز یہ سب عالم امکان کا گلشن ہے
فرشتے عرش سے ہر روز آتی ہین زیارت کو | زمین پر اے مسلمانو یہ ادنی فیض مدفن ہے
مقام غور ہے کیا مورد الطاف ہوگا وہ | کہ جسکا حضرت شہر مدینہ خاص مسکن ہے
[illegible] زیارت [illegible] | یہ مژدہ صاحب قرآن کتاب [illegible] مبین ہے

کیا ہی تجربہ ارباب بین نے یہ کہ یہ محفل	کرے کوئی جو مشکل مین وہ مشکل اوسکی آسان ہے

ایضاً

شبستان زمین کیون آجکی شب منور ہے	یہ کیا ہے جو دماغ عرشیان کیسر معطر ہے
نظر کس خوبرو کی پڑگئی ہے آج عالم پر	جو ویرانہ خرابہ ہے وہ رشک باغ و منظر ہے
گذر کس شمع عرشی کا ہوا ہے بزم فرشی مین	کہ انبوہ ملائک مثل پروانہ زمین پر ہے
یہ کسکی حلق شیرین کی تجلی کا احاطہ ہے	جہان پانی ہے جہان کان نمک وہ سنگ شکر ہے
یہ کس فیاض کے دنیا مین آنیکا کرشمہ ہے	کہ عالم مین جو گنج کوہ ہے وہ گنج گوہر ہے
کرامت ہی یہ کس کان کرم کے آمد آمد ہے	کہ کوہستان مین ہر سنگ سیہ یاقوت احمر ہے
یہ کس ابر بہاریسے ہوا ہی جوش سرسبزی	جو کاہ خشک ہی دنیا مین وہ سب سنبل تر ہے
تعجب کچھ نہین ان سب عجائب کا کہ اس شب مین	ظہور نیر پر نور میلاد پیمبر ہے
وہ پیغمبر وہ بحر فیض ہی سلسبیل اوسکی	کرم کا ایک قطرہ ایک ساغر حوض کوثر ہے
ہمین کیا خوف موقف اور غم خورشید محشر ہے	وہ ظل اللہ گر سر پر ہمارے سایہ گستر ہے

ایضاً

پیدا ہی جو بہ کیا تاب آفتاب کی ہی
کہ ہم مین ہے مشتری اور سایہ کو ہوا علی
نشے مین مست ہون کہ ان کو مدام ہی اوسکا
خمیر مایہ طینت میں ولائے علی

قصیدہ

جو عمل ہے آدمی کا ہے برائے آدمی
صوم کیا ہی جسکو حق کہتا الا الصوم لی
کیا نماز و حج وغیرہ واسطے حق کے نہیں

گرچہ اس مولد کی فرحت جامع اضداد ہے

چار عنصر تھی جو ضد باہم سو سب کیون ملکر شاد ہے

ہے عیان تشبیہ کامل صوم کو تنزیہ سے | اس جہت سے صوم کو بھی شے بے مثل کہی
صوم ہے ترک مسدات و ممدات وجود | صوم ہے قصر فنا فی اللہ کا رکن قوی
ہر عمل کا ذوق ہوتا ہے نمایان صوم مین | اس سبب سے صوم ہے شرط جہاد باطنی
پہر خدا نے صوم کو اک دوسرا خلعت دیا | وہ جو اوسکے حق مین فرمایا انا اجزی بہ
یہ خصوصیت بہی ہے جائے تردد ظاہرا | کہ جزا ہر ایک عمل کی دینے والا ہے خدا
اہل ظاہر نے یہان بہی صوم و غیر صوم مین | واسطے بیواسطے کے دونون مین تفریق کی
جملہ کامون کے جزا مین ہے ملک کا واسطہ | اور جزا مین صوم کے یہ واسطہ ہی منتفی
اہل باطن پر ہوا ظاہر کہ کیا ہے وہ جزا | ہے بقا بعد از فنا صائم کو جو موسوم انی
یا الٰہی یہ ہمارا صوم بہی وہ صوم ہو | جسکو فرمایا ہے تونے کہ انا اجزی بہ

ایضا

بارک اللہ کیا جشن ہے کسکا یہ میلاد ہے | فرش سے لے عرش تک شور مبارکباد ہے
نور عرشی ہے چراغ بزم فرشی دیکہنا | پیر سامان جشن کا کیا نیا ایجاد ہے
روح اعظم ہو گئی بیشک مجسم ورنہ کیون | عالم ارواح محو عالم اجساد ہے

تانیخ خواہش مخفی ہے جو اسما الٰہی کی
محمد ہی کہ اس قصہ مین ماخذ اوسکا و مان ہے

محمد زیر واجب ہے مگر بالا ہے ممکن سے
محمد مجمع قوس وجوب و قوس امکان ہے

محمد سے ہوا ہے امتیاز واجب و ممکن
محمد کی حقیقت کچھ عجب اک سرّ پنہان ہے

یہ کیا ہے سچ محمد کا مقام اس سے بہت عالی ہے
احد واحد مین حد فاصل اوسکا نور تابان ہے

وہ اوسجا ہی کہ اسماء و صفات حق تعالیٰ کا
مقام او ادنیٰ مجمع البحرین یا بین الیوان ہے

نہ ہے نام وجوب اور سجانہ امکان کا نشان کچھ
محمد کا فقط ایک کوکب دری درخشان ہے

محمد وحدہ ہے یہان نہین کوئی شریک اسکا
دوئی شرکت سمجھنا وہان بکمال خبط خذلان ہے

وجوب امکان مین جو برزخ ہوا اسکا تنزل سے
کہ ہر درجہ مین اس جان جہان کو سیر و سیران ہے

یہ درجہ دوسرا اوسمین حقائق کاملونکے سب ہین پنہان
محمد کی حقیقت مین وہ جمع اعیان عیان ہے

حقیقت کو خدا کی خلق نے جیسے نہ پہچانا
محمد کی حقیقت کے سمجھنے مین بہی نادان ہے

سبیل معرفت اللہ کی ذات محمد ہے
وہ ظاہر ہے یہ مظہر وہ معنون یہ عنوان ہے

محمد کی حقیقت کو ہی جسنے جسقدر سمجھا
اسے مقدار حاصل بس خدا کا اوسکو عرفان ہے

خدا کا معرفت ہے حصر ذات محمد مین
جو بے اوسکے ہو عرفان وہ نہین ہے زیغ و طغیان ہے

وہ آیا ہی زمین پر جو خدا کا وہ خلیفہ ہے
وہ آیا جو کہ سامان خدائی ساتھ لایا ہے
وہ آیا جسکو دور واحدیت کی حکومت ہے
اب اوسکو حق نے تخت ملک کثرت پر بٹھایا ہے
وہ آیا جسکے آتے ہی مزاج خاک بتر کو
تعلی مین فراز عرش اعلیٰ پر چڑھایا ہے

شفاعت کو گنہگاروں کے حق میں خاص فرمایا	عجب یہ مژدہ دلچسپ شافع نے سنایا ہے
خدا اونکی سفارش کو نہ مانے یہ کیا حیرت ہے	کسی عاشق نے بھی معشوق کی دل کو دکھایا ہے

ایضاً

کمالات بشر میں جیسے بالاتر نبوت ہے	کمالات امم میں سب سے بالاتر شہادت ہے
شہادت کے مشاہد ہیں اسرار غیبی نہاں	بجز اہل شہود اونکو سمجھ لے کسکی طاقت ہے
یعنی باللہ شہید ہے احق تعالیٰ کے عنایت سے	حسین ابن علی کو اس شہادت کی سیادت ہے
حسین ابن علی کا رتبہ ذاتی بھی ایسا ہے	کہ جنکی ذات سے حاصل شہادت کو سعادت ہے
حسین ابن علی جیسے رسول اللہ کے ہیں	امامت بھی جو ہے اونکی وہ ایک جزو رسالت ہے
شہادت امتوں کی سب کمالوں میں ہے بالاتر	کمالات رسالت سے مگر کیا اوسکو نسبت ہے
حسین ابن علی کو اس امامت کے بھی درجہ ہیں	یہ نسبت اور اماموں کے بتخصیص ایک فضیلت ہے
کہ ہیں سبط نبی ابن علی اور منصب ہیں ایک	اونہین کی نسل ظاہر ہین تجلی امامت ہے
خدا نے دی تصرف کی وہ قدرت سارے عالم میں	اور اسکے ساتھ یہ صبر و تحمل کیا شجاعت ہے
تعجب کچھ نہین اونہین اگر ایسی کرامت ہے	نبوت کی نیابت ہے محمد کے وراثت ہے

ذکر زبان ہو دل پہ نہین مجکو اکتفا	ذکر حسین ہے اور میرا بند بند ہی

ایضا

شب میلاد محبوب خدا ہی کیا عجب شب ہے	شب افشاء سر کبریا ہے کیا عجب شب ہے
وہ شمس اوسمین ہوا طالع کہ رد شمس کرتا ہے	وہ مہ نکلا کہ مہ کو شق کیا ہی کیا عجب شب ہے
وہ شب ہی جسمین حرکت ہو گئی اجرام علوی کو	ستارہ مایل سافل ہوا ہی کیا عجب شب ہے
جو مسجود ارض مین ہین باطل و حق سبکو حرمت ہے	صنم ہے سرنگون کعبہ جھکا ہی کیا عجب شب ہے
صنم ہی آج ساجد ہی مکر ہے سجدہ ٹہرے	ارادی سجدہ کعبہ کے ادا ہی کیا عجب شب ہے
ملا دی آبروی کفر اس شب نے یہ مٹی مین	کہ خاک آب سا وہ ہو گیا ہی کیا عجب شب ہے
یہ شب کیا کفر سوز اور کیا ہی کافر کش جو فارس مین	بڑا آتشکدہ تہا وہ بجہا ہی کیا عجب شب ہے
عجب شب ہی کہ اوسمین قادر مطلق کی قدرت سے	عجائب کا تماشا ہو رہا ہی کیا عجب شب ہی
زمین پر آپ جلوہ آیا ہی تو عرش معلی سے	زمین کو ادعاء استواء ہے کیا عجب شب ہے

ایضا

مکانمین آج نور لامکان کی آمد آمد ہی	جہان سرچہ مین جان جہان کی آمد آمد ہی

ساعت عجب راحت جہان مجلس میلاد نبی
باعث امن و امان مجلس میلاد نبی
کامئی آرزو و شافی آزار و الم
صحت جسم و روان مجلس میلاد نبی
محضر روح نبی مظہر انوار خدا
شرف کون و مکان مجلس میلاد نبی
رونق افزود بیان روح نبی ہوتی ہین
صدق دل سے ہو جہان مجلس میلاد نبی

حرز آفات زمان مجلس میلاد نبی	باعث حفظ ہے یہ چشم بد دوران سے

ایضاً

عجب خوش وقت شب ہے کہ جسمین جسم و جان خوش ہیں
مکان خوش لامکان خوش ہے زمین خوش آسمان خوش ہے

خوشی کچھ آج ایسی چھا گئی ہے سارے عالم پر
زمان خوش لامکان خوش ہے زمین خوش آسمان خوش ہے

در و زر جوہر و عنبر جہانمین جو ہیں سب خوش ہیں
شجر خشک و تر جہان جو کچھ ہے خوش ہے بحر و کان خوش ہے

جو ہے ذی روح خوش ہے نور ہی رہتی ہے یا ناسے کا
چرند خوش پرند خوش ملک خوش انس و جان خوش ہے

خوشی پیدا ہوئی ہر ایک جز میں زمانہ کے
گھڑی ماہ و سنین خوش ہوں زمان خوش ہے

خوشی نے کچھ نہ گھیرا عالم تکوین کو ہی اس شب
کہی کون و مکان خوش کا کن فکان خوش ہے

خوشی ہے آب و گل مین بوستان کے ہوگئی داخل
بہار بوستان خوش ہے خزان بوستان خوش ہے

بہار بیخزان کی آمد ہے گلستان مین
خوشی کا کیا احاطہ ہے دل و جان خوش ہے

خوشی ہے بھر گیا ہر گھر ہر یک جز خوش ہے گھر کا
در و دیوار خوش ہے صحن خوش ہے آستان خوش ہے

عجب کیا گر ہو تا خوش جہان سب کا اس شب مین
کہ میلاد محمد ہے خدا وند جہان خوش ہے

ایضاً

ہدایت او رقتال کافر و مرتد پیمبر کے	خلافت کا جو حق تھا ذات مین اوسکی وہ ظاہر ہے
وہی ہے ثانی اثنین اذ ہما فی الغار کا مو	معیت مین خدا کے ساتھ پیغمبر کے مضمر ہے
وہ جیش اللہ جو ہے اللہ کے محبوب کا لشکر	ابو بکر ان سرفرازونکا سردار اور افسر ہے
وہ لشکر ہے جو حزب اللہ غالب لقب اوسکا	ابوبکر ایسے حزب خاص کا جو میر عسکر ہے
صحابہ سب نجوم حق نما ہے دین کے ہادی	ابو بکر ان نجوم رہنما مین مہر انور ہے
سوا تھا خانۂ دین تیرہ مرنے سے پیمبر کے	وہ نور بعث صدیق سے ابتک منور ہی
نہوتی تہی عبادت حق کی غیر از بین مسجد کے	زمین پر دیکھ لو علم سیر مین یہ مفسر ہے
یہ تر و رباز وی صدیق کا ہی زور بازو تھا	کہ آبادان ہزاران مسجد و محراب و منبر ہے
مجھے تزویر سے زردشتی و رومیکے کیا خطرہ	کہ میرا جلکے وہ یار محمد یار و یاور ہے

ایضاً

فضیلت حضرت فاروق کی بیحد و پایان ہے	جلال و عظمت اونکی نام نامی سے نمایان ہے
نہ کیون مرہون منت اونکا ہو ہر فرد امت کا	بنای شوکت دین بنی جب اونکا ایمان ہو
تمنا واسطے تائید دین کے اونکے ایمان کے	نبی نے کی خدا سے اونکی یہ ایمان کی شان ہے

ایضاً

ہوئی ذی النورین کی مدح و ثنا ہے
وہ نور دو چشم مصطفی ہے
ہوا اوس سے منور خانۂ دین
سراپا نور ہے نور خدا ہے
عیان ہے شکل نورانی سے اوسکی
کہ نور حق مجسم ہو گیا ہے
ہوا تھا نور ظاہر باطن اوسکا
یہی یک نکتہ ذو النورین کا ہے
نبی کا یار ہی ہے خویش نبی ہے
عجب نور ہے علی نور بنا ہے
وہ نور جبین اللہ تھا ازل سے
اوسی پر ختم اوسکا ہوا ہے
کیا ہون سرکو نور ہے وہ مومن
کہ سامان جیش عسرت کا کیا ہے
طفیل ان سبکا ہو میری مغفرت بھی
یہ میرا مدعا یا الہی ہے

٦٢

ایضاً

کیا کیا کار روا نام خدا نام علی ہے — ہر درد کی درمان و دوا نام علی ہے

مخلص ہون علی کا نہین مشکل کا مجھے ڈر — ہے مجھکو یقین عقدہ کشا نام علی ہے

پائی ہے خلاص اسنے مصیبت سے مقرر — اخلاص سے جسنے کہ لیا نام علی ہے

بیماری محرومی طالع کے جہان مین — دار وے شفا عین شفا نام علی ہے

ہے نام علی جملہ مہمات مین کافی — گنجینۂ اسرار دعا نام علی ہے

سٹ جاتی ہے جو فکر کہ ہو نام علی سے — مہموم کا اندوہ ربا نام علی ہے

ہو جاتے ہین خوش غمزدگان نام علی سے — مغموم کو کیا فرح فزا نام علی ہے

دارین مین غیر اسکے نہین اپنا وسیلہ — کونین کا بس کار روا نام علی ہے

آفات زمانہ سے ہی وہ حصن حصین ہے — حرز دل و جان جسنے کیا نام علی ہے

ایضاً

تنہا مظہر روح پیمبر روح حیدر ہے — کہ دم و لحم حیدر کا دم و لحم پیمبر ہے

اثر وحدت کا ہے جو آیۂ تطہیر مین حیدر — نبی کے ساتھ ملکر ایک صیغہ سے مطہر ہے

٦٣

ہویدا کرسی و آسمان مین آج شادی ہے
عقول عشرہ قدس اشیان مین آج شادی ہے

یہ روز مولد محبوب خلاق دو عالم ہے
جو ہے مخلوق اوسکا اوسکی جانمین آج شادی ہے

بہار بوستان ہی مین نہین ہے آج کچھ شادی
کہ جان مردہ فصل خزانمین آج شادی ہے

خدای دو جہان خوش اوسکو رکھیگا دو عالم مین
کہ اس مولد کی جنکے خاندانمین آج شادی ہے

خرابہ گلخن و کوہ بیابان مین بھی ہے شادی
نہ تنہا مرغزار و بوستان مین آج شادی ہے

بحمد اللہ شفیع مذنبان کی آمد آمد ہے
گروہ عاصیان و مجرمان مین آج شادی ہے

یہ سمار قضانی راہ کیا سید ہی بنادی ہے
محمد کی محبت جسکے دلمین ہو وہ ہادی ہے

مریگا جو کوئی مومن محمد کے محبت مین
بروز حشر ہول محشر اوسکو روز شادی ہے

یہ سارا پرتوہ ہی عنصر پاک محمد کا
جہانمین جو کہ آبی آتشی خاکی و بادی ہے

محمد کی حقیقت ہی حقایق کی ہی پیدایش
وہی ہی مبدء اول وہی اصل مبادی ہے

نہایت معرفت عارفکی ہی بس اس حقیقت تک
ترقیکا طلب کار اس سے ہونا کچھ نہادی ہے

غبار خاک پای پاک کو اوسکے ملایک نے
لیا تعظیم سے آنکھونمین اپنی اوسکو جادی ہے

اوسکی نام سی ہے ساحل مقصود پر پہونچے
وہ کشتی نوح نی اپنی جو طوفان مین بہادی ہے

ایضاً

کیا زمین پر آج لطف خالق معبود ہی	جسسے ہر یک ذرہ فرش شمس کا محسود ہے
حبذا دنیا مین کیا ظاہر ہوا روز سعید	بارک اللہ جلوہ فرما کیا شب مسعود ہی
کیا تعجب ہی اگر روشن ہوا روی زمین	جلوہ فرما آج اوس پر محفل مولود ہے
حق تعالےٰ نے کیا ہی ذکر حضرت کو بلند	ذکر محبوب خدا کا فضل نا محدود ہی
جس جگہ ذکر مبارک ہو رسول اللہ کا	دست بستہ صف ملائک کی وہان موجود ہے
بزم ذکر شاہ دین پر ہو فدا ای اہل دین	دین و دنیا کی اگر تم کو طلب بہبود ہی
ذکر حضرت پر پڑھو ای اہل دین دلسے درود	جسکی ہر اک مین رضای ذات حق موعود ہے

ایضاً

مرحبا دنیا مین آیا کیا مبارک ماہ ہی	برکتین بیحد ہی لایا کیا مبارک ماہ ہی
کیا مبارک ماہ ہی جسکی سبب دنیا مین آج	ابر لطف حق ہی چھایا کیا مبارک ماہ ہی
حبذا کیا ماہ ہی آمد نبی جسکے سر بسر	نام تک غم کا مٹایا کیا مبارک ماہ ہی
سب کرشمہ خلق کا دنیا مین اب اس ماہ نے	اہل دین کو ہی دکھایا کیا مبارک ماہ ہی

فرحت و نعمت کا مخزن محفل میلاد ہے | برکت و رحمت کا معدن محفل میلاد ہے
اسکا ہر یک ذرہ تابان ہو بسان مہر و ماہ | واہ کیا پر نور و روشن محفل میلاد ہے
خاک بھی اس بزم کی ہے پر شرف اکسیر سے | زیب بخد سے مزین محفل میلاد ہے
عرش معراج ملایک بیگمان ہے وہ مکان | جس مکان میں جلوہ افگن محفل میلاد ہے
غیر احباب نبی کا ہے نہ اسمین دخل و بار | خلد کا دنیا میں گلشن محفل میلاد ہے
دیدہ ایمان کو ملتی ہے جو اس سے تازگی | رشک صحن سرو و سوسن محفل میلاد ہے
دیکھتے ہیں اہل بصیرت نور حق کو دیکھتی | اونکی حقمین طور ایمان محفل میلاد ہے

ایضاً

ہوا روی زمین کیون آج رشک باغ رضوان ہے | عیان ہر شش جہت مین نور کا عالم نمایان ہے
بیابان مین ہوا ہے حال یہ ہر سنگریزہ کا | وفور نور سے خجلت دہ یاقوت مرجان ہے
کھلی ہے بسکہ دروازہ کرامت کی خزانہ کا | ہوا سعد و ملوح و ہر سے سب حرف حیران ہے
ہوا ہے فیض جاری ابر رحمت حق کا | جدہر دیکھو برستا لطف و رحمت کا باران ہے
یہ کسکی نور انور سے منور ہوگئی محفل | کہ ہر فانوس گویا غیرت خورشید تابان ہے

اس درد کا عقدہ وہ عیسیٰ سے نہ وا ہو	وابستہ ہیں نیں اپنی شفاعت نبی سے
کرتا تھا جو روح القدس امداد مسیحا	عیسا کا مدد کا ہوا نعت نبی سے
طرح نہ انسان و ملک ہی ہیں کہ ناطق	ہیں اپنی طرح ارض سما نعت نبی سے
ہے نعت نبی ساری عناصر میں کہ گویا	ہے آتش و خاک آب ہوا نعت نبی سے
جب ذات نبی رحمت عالم ہے تو کیونکر	ہر ذرہ نہ ہو نغمہ سرا نعت نبی سے
ہے ربط محبت جو خدا اور نبی میں	مربوط ہوئی حمد خدا نعت نبی سے
قران کو نہ صرف اترین ہیں جنکی کی کتابیں	اللہ نے ہی زیب دیا نعت نبی سے
عقبی میں بھی زیر قدم اونکی رکھی جنت	دنیا میں سرفراز کیا نعت نبی سے

ایضاً

شکر صد شکر پھر آیا بخوشی	ماہ میلاد رسول عربی
ہو گئی کون و مکان پھر پر نور	فرش سے عرش تلک دھوم مچی
پھر بہار آئی چمن پھر پھولا +	اہل ایمان کے کھلی دلکی کلی
پھر ہوا ابر کرم جلوہ فگن +	پھر اہوا لطف و عنایت کی چلی

قصیدہ

ظاہر ہر ایک چیز میں احمد کا نور ہے
کیا نور ہے کہ شان خدا کا ظہور ہے
احمد احد میں میم و فقط فرق
دونوں میں اتحاد ظہور کا نور ہے

خدا نے سب جہان پیدا کیا نور محمد سے
ہوی ہین سب عوالم پر ضیا نور محمد سے

خلیل اللہ کو خلعت کا خلعت اور آدم کو
خدا کا حلہ صفوت ملا نور محمد سے

اونہین کے واسطے خلق نے خالق کو پہچانا
ہوا سب پر عیان نور خدا نور محمد سے

اثر سے اوسکی فیض عام کے خالی نہین ہے کچھ
ملا ہے سلسلہ ہر چیز کا نور محمد سے

نہوتے خلق مین شمس و قمر ہرگز کبھی تابان
نہ ملتا اونکو گر کچھ پر تو نور محمد سے

اوسی کیا خوف ہو نار سقر کا روز محشر مین
کہ جسکے دل مین ہو عشق و ولا نور محمد سے

ایضاً

جو کچھ عرش سے تا بزیر زمین ہے
طفیل جناب شہنشاہ دین ہے

وہ ذات مقدس کہ خود جنکا مداح
جناب خدای جہان آفرین ہے

نہین ہے مساوی محمد کا ممکن
نہین ہے نہین ہے نہین ہے نہین ہے

سبھی بات مین سارے عالم سے افضل
اونہین کا لقب رحمة العالمین ہے

جو کہتا ہے شک اوسمین ملحد ہے بیشک
کہ سب اہل دین کا اسی پر یقین ہے

لکھوں در کہ پاک کی کیا مراتب
کہ خادم وہان ذات روح الامین ہے

قصیدہ

وہ کبھی [illegible] مرے جلسے یہ ارمان ہوگا | ہاے کسدن شب ہجر اپنا گریبان ہوگا

وصل کی صبح کا کب ہاتھ میں داماں ہوگا

ہیں اسی شوق میں بیٹھے یہ مرے لیل و نہار | ہاے محبوب ہو جاے سری جان نثار
ہاے کسوقت کھلیگا یہ مرے دل کا غبار | سبزہ و ساقی و می مطرب و فی ابر بہار

اب جو سایہ از طرف گلستاں ہوگا

چھوٹتے کاش جو کنج قفس یاس سے ہم | ایکدم کو بھی چھٹتے کبھو گلزار سے ہم
دیکھیے سیر ہوں کب شربت دیدار سے ہم | کب بہار آئیے ہم آغوش ہوں کب یار سے ہم

کب مہیا ہمیں عشرت کا یہ سامان ہوگا

مجکو ہر لحظہ ہے امید خدا سے مضبوط | رحمت حق سے ہے ہرگز نہ مرے دلکو قنوط
دیکھیے کب ہو دعا میری اثر سے مربوط | کب ملیگا مجھے وہ جام کہ جسمیں مخلوط

چند قطرہ عرق چہرۂ جاناں ہوگا

ہوئیگی مقبول مراد دیکھیے کب عجز و نیاز | ہوئیگی کوتاہ شب ہجر کی تا کب زلف دراز
کس گھڑی آنکھوں کے آگے سے اٹھے پردۂ راز | کب میسر ہے مجھے سیر مقامات حجاز

قصیدہ دیگر

[illegible]

قصیدهٔ دیگر

ای حامی روز جزا وی هادی راه خدا — ای والی ملک ولی یا مصطفی یا مجتبی

فخر عجم فخر عرب مطلوب حق محبوب رب — عالی نسب والا حسب سرخیل فوج اصفیا

ای حضرت فخر رسل باغ رسالت را تو گل — افضل تو از هر جزو کل ای زیب قصر اصطفا

نام تو یا سلطان دین با نام حق گشته قرین — شد ورد نامت بالیقین ورد دو عالم را دوا

هم حضرت آدم صفی هم حضرت نوح نبی — گشته بنامت ملتجی ای پیشوای انبیا

توریت و انجیل و زبور مملوست از وصف حضور — وصف تو در قرآن بنور حق کرد با نور الهدی

ماهی السماک الی السمک جن و بشر حور و ملک — بحر و بر و ارض و فلک گشت از طفیلت جمله ها

ای معجز ایت لاتعد وی وصف حسنت لایحد — هستی تو بالله الصمد نور الهدی خیر الوری

کرده سلام تو حجر سجده ترا کرده شجر — هم شق کردی تو قمر هم رد کردی شمس را

ذات تو پاک از شر و عیب کرده خدا بیشک و ریب — ظاهر ترا هر سر غیب هستی رسول مرتضی

جسم تو یا سلطان جان اعجاز را باشد چو کان — صد معجزه گشته عیان اندر هستی اطهر تا بپا

قد تو ای شاه زمان بهتر ز طوبی بیگمان — آن سایه دار این پاک انس ان طوبی لمن بک اقتدا

هم بدست تو جاری شود از بهر ارواء جنود | یک چشمهٔ اکرام وجود ای بحر الطاف و عطا

روز حنین یک مشت خاک انداختی زان دست پاک | گو تا که آمد از سماک بر کافران قهر و بلا

توصیف آن رمی لطیف کامد از آن دست عفیف | برخوان ز قرآن شریف نسبت بخود کردش خدا

گویم هزاران شعر و بیت باشد هزاران کیف و کیت | در شرح آن یک ما رمیت یک ذره نتوان کرد ادا

زان نفی و اثبات عجب فرمود در قرآن که رب | عشاق تو اندر طرب پنهان در و اسرارها

ای برج اجلال و جمال هر ناخنت مثل هلال | استغفر الله زین مقال بل بدر بیشش چون [illegible]

صدر تو ای صدر الوری مشروح از شرح خدا | سر دو عالم جمله را دانی تو بی شک یا شها

پشتی تو از فضل آله ما را بود پشت پناه | امید ما را تکیه گاه ای خواجه غمخوار ما

ای واقف سر قدم از عرش هم برتر قدم | قدمی که می خورد شبنم سر درد را خاکش دوا

از هیبت و رعب اتم شد نرم سنگ سخت هم | حتی که نقش آن قدم ظاهر بر او شد بارها

وصف عروجت یا نبی حق گفت سبحان الذی | زاید چه باشد برتری صل علی صل علی

گشتی تو یا خیر الانام در مسجد اقصی امام | جمله رسولان کرام کرده بحضرت اقتدا

آن دم که در شب شتافتی بگذشته از نیلی رواق | آن برق بوده یا براق کو تیز رفته از صبا

پادشاه دین روز قیام یابی عجب والا مقام

ای صاحب قدر منیع و صاحب عز و علا

[illegible]

آن کامل علم و ادب آن مظهر کل عجب

افزون بهر جمله نسبتش خوش وقت هجرتش	ثابت ز قرآن صحبتش این رتبه خاص آمد ورا
در غار بوده خلوتش لفظ معیت خلعتش	شد لفظ صاحب نسبتش بدل زهر از اژدها
پیش نبی از بس نیاز میداشت آن واقف زراز	آخر نبی بهر نماز کردش خلیفه بر ملا
وان حضرت فاروق هم کشتن بهر کفار امم	کردش خدا تیغ دودم عدلش چو شمس اندر سما
صیت جلالش مثل برق از غرب رفته تا بشرق	در حق و باطل کرده فرق فاروق اعظم مرحبا
در عهد او کفار خوار و زهمتش دین آشکار	شیطان ز نامش در فرار بر قول پاک مصطفی
کرده نبی لقبش سراج اسلام را شد زو رواج	قیصر فرستادش خراج کسری گریزان جابجا
بنواخته آن شاه دین نقاره حق بالیقین	از روم تا ایران زمین رحمت بروحش دائما
حلمش روان بر رود نیل بوده یقین بی قال و قیل	بر کافران قهر جلیل از رعب او روز دعا
آن شاه ذی النورین نام محور رضایت لا کلام	آن مخزن جود تمام آن معدن علم و حیا
در بیعت رضوان عجب دریافت فضل آن خاص رب	خوش فضل فضل با طرب صد فضل بر فضلش فدا
کرده رسول نیکخو از لطف بیعت با برو	قایم مقام دست او دست شریف با وفا
آن صاحب فخر جلا دروازه علم نبی	شیر خدا حضرت علی کان هم بحر سخا

۷۱

یا صاحب الفضل المبین منکر الرجا

فرما مدد فرما مدد فریادرس یا سیدا

آن حضرت فاروق هم ...

مدحِ تو گفتم یا رسول افتد اگر بیتے قبول	عزت مرا گردد حصول یا بم شرف بے انتہا

قصیدۂ دیگر

دل سے سنو یہ مسلمین ہیگی یہ نعتِ شاہِ دین	کون ۔ فخرِ مرسلین یعنے جنابِ مصطفے
سر سے قدم تلک حضور نورِ خدا کے تھے ظہور	حق نے اونھیں کیا ہی نور کے سایہ کیا بھلا
کیا لکھے کوئی آدمی مدح و ثنا حضور کی	شان ہی آپکی بڑی اونکی خدا نے کی ثنا
ہین وہ جنابِ لاکلام افضل خلق سے بالتمام	در کے اونھیں کے ہین غلام ہین جو تمام اصفیا
ذات تھی آپکی کریم خُلق تھا آپ کا عظیم	مظہرِ حضرتِ رحیم وہ تھے حبیبِ کبریا
نام سے اونکے ملتجی حضرتِ آدم صفی	اور جنابِ نوح بھی بلکہ تمام انبیا
اونکے سبب بچے خلیل رتبہ ہی اونکا بس جلیل	کچھ نہین اسمین قال و قیل ہینگے وہ شاہِ دوسرا
جن دنون دھوم دھام تھی اونکے ظہورِ پاک کی	نارِ مجوس بجھ گئی آیا عجم ہین زلزلہ
پیدا ہوے وہ خاصِ رب رعب سے جنکے سارے ہی	گرگئے ہو ملوک سب کوئی نہ بت کھڑا رہا
پیدا ہوے وہ جسگھڑی فرش سے عرش تک مچی	دھوم عطا و لطف کی خاص وہ وقت لطف تھا
پیدا ہوے وہ شاہِ دین سجدہ کنان جبہ بر زمین	نور مین غرق تھی زمین شمس و قمر سے بھی سوا

ایک قدم بھی گر چلوں چلنے کا نام بلکہ یوں
نور شہود سے جلوں آگے نہ رتبہ ہو مرا

آگے بڑھے شہ عرب قطع کیے حجاب سب
شوق میں تھے وہ محو رب کوئی جہان نہ سامنے تھا

عرش کے جب ہوئے قریب حضرت حق کے وہ حبیب
قطرۂ رحمت عجیب اونکی زبان پہ آگیا

کھل گئے بس سبھی علوم جاتے رہے سبھی غموم
رحمت حق کا جب ہجوم قلب شریف پر ہوا

رتبہ ہوا اونکا اسقدر پہونچے وہ یعنی عرش پر
اوس سے بھی کر گئے گذر پایا مزا کلام کا

پہونچے جہاں وہ شاہ دین فکر کا وان گذر نہیں
نعمتیں اپنے رب سے لیں سارے جہان سے سوا

تھے جو کریم وہ نبی بھولے نہ ہمکو وان پہ بھی
بولے وہاں بھی امتی یاد ہمیں وہاں کیا

چاہیے ہمکو اب ضرور چھوڑیے فسق اور فجور
دل سے ہوں تابع حضور ایسا ہو جسکا پیشوا

چاہیے ہمکو سر بسر ہو دیں فدا حضور پر
حکم کو اونکے آنکھ پر رکھکے کریں جو کچھ کہا

فرض ہے ہم پہ دوستی اونکی اور اونکے یاروں کی
شک جو کرے ہو دوزخی شک نہیں اسمیں مطلقا

آپکے یار بالیقین ہینگے سبھی وہ رکن دین
جنکے سبب سے یہ زمین دین کا سلسلہ چلا

خاص جو تھے وہ چار یار جان سے اونپہ تھے نثار
دین نبی کے شہسوار ہیں وہ سبھوں کے مقتدا

پہلے وہ حضرت عتیق خاص حضور کے رفیق
عشق حضور میں غریق رہوں میں وہ بالیقین سدا

۷۳

یا شہِ مصطفےٰ لقب فخرِ عجم شہِ عرب — ہیگی یہ عرض میری اب کیجیے حق کیس دعا

خستہ ہوا ہوں سر بسر لیجیے میری اب خبر — کیجیے مجھپہ یک نظر رحم کی شاہِ دوسرا

حال ہوا ہے اب مرا تباہ کیجیے لطف کی نگاہ — آپ ہیں دو جہان کے شاہ میں ہوں حضور کا گدا

قدر ہی اونکی بس رفیع اونکا ہو دو جہان مطیع — ہوں وہی پیشِ حق شفیع حشر کے روز برملا

کیا ہی وہ روزِ حشر کا مصدرِ آفت و بلا — چاروں طرف یہ ہونداآج ہی وقت قہر کا

کام نہ آوے مال و زر چھوڑ دین مادر و پدر — بھولیں سبھی ہاں مگر حضرتِ شاہِ انبیا

ہوئیگا سر پہ آفتاب جلنے لگیں گے شیخ و شاب — جب نہ رہے کسیکو تاب چاہیں مدد و ہر جا

دور ہوتا کہ وہ ہراس موڑیں منہ انبیا کے پاس — ہوے سبھی جگہ سے یاس لیک حضور کے سوا

آوینگے جب شہِ زمن لطف سے بخش ذوالمنن — ہو وے وہ بہشت سب چمن اونکی جو رکھی ہیں ولا

قصیدہ در شان حضرت صدیق اکبرؓ

صد سلام از ما بود بر یارِ غارِ مصطفےٰ — حضرتِ صدیق اکبر خاص یارِ مصطفےٰ

اکرم و اتقی بود ہم افضل و اعلیٰ بود — ذاتِ او از جملہ اصحاب کبارِ مصطفےٰ

قبل بعثت بعد بعثت قبل ہجرت بعد از آن — بود ہر دم ذات پاکش غمگسارِ مصطفےٰ

نامِ غم صفحۂ عالم سے ہوا محو اسد لئے
تھا جو غمدیدہ و غمناک طربناک ہے آج

گلشنِ دہر میں آج اس سے طرب چھائی ہے
بید سا وہ بھی ازتاک طربناک ہے آج

نہیں حاجت مجھے مے سازی و مے نوشی کی
جسنے دیکھا شجر و تاک طربناک ہے آج

آج خمار کے محتاج نہیں اہلِ طرب
شاخ و برگ و ثمر و تاک طربناک ہے آج

قصیدہ

گویم بصدق جان ... ز لطف اللہ الصمد
نعتِ شہِ دنیا و دین محبوبِ درگاہِ احد

آن صاحبِ فخرِ خدا سلطان خوبان جہان
نور رخ شمس و قمر تا نور پاکش کی رسد

پیدا شدہ از فضلِ رب سابق ز جملہ نور او
زان گشت پیدا جملہ شئی آمد دو و چون جزو مد

رفت از زمین تا آسمان و ز آسمان تا عرشِ پاک
بودہ براقِ او ہوا یا برق کز جستی جہد

نورِ خدا پاک دید ہم قولِ پاکِ او شنید
از فضل و الطافِ خدا دریافت فضلِ لاتحد

انداخت سوی کافران از دست چون یکمشت خاک
شد ہمچو صد طشتِ بلا کو از فلک پیہم فتد

چون کرد ایمای شریف آنشاہ از انگشتِ پاک
کردہ قمر شق بر ملا ہم شمس را او کرد رد

آبِ دہانِ خویش چون انداخت بر چشمِ اسیر
از برکتِ تاثیرِ او فی الفور زایل شد رمد

قصیدہ

هر مقصدِ دنیا و دین دریابد از فضلِ خدا — هر کسیکه با قصدِ دلی تا قبر پاک او رود

باشد ضرورت هر کرا خوانده دو رکعات نماز — بعدش شهِ دین را ندا با هر توجه او کند

از برکتِ اسم نبی گردد مرادِ او حصول — بنگر بود در حصنِ حصین هست این روایت معتمد

ای دل مشو زار و حزین از شدتِ رنج و بلا — درخواه از محبوبِ حق در مشکلاتِ خود مدد

از لطفِ او چه بود عجب گر از گلستانِ کرم — روزی نسیم جانفزا بر عبد قادر هم وزد

قصیدہ

للہ الحمد کہ پھر آیا ہے ماہِ میلاد — جسکی برکت سے ہی ہر صاحبِ ایمان دلشاد

بو لہب فرحتِ مولد سے جو پائے تخفیف — اہلِ دین کیون نہو ہر نارِ سقر سے آزاد

اہلِ اسلام کو لازم ہی کرین عشق سبب — ماہِ میلاد کو آراستہ مثلِ اعیاد

رات دن پڑھتے رہین مدحتِ محبوبِ خدا — گرچہ جل جائین عداوت سے قلوبِ حساد

محفلِ ذکرِ پیمبر کا بیان ہو کیا فضل — ذکر پاک آپکا ہی افضلِ جملہ اوراد

ہی بڑا فایدہ اس بزمِ مبارک مین یہ — ہوئے اس ذکر سے اسلام کی محکم بنیاد

دخلِ ابلیس کا ہو ذکرِ نبی مین کیونکر — غیر ممکن ہی یہ تک کہ بہم ہو اضداد

اپنے محبوب کا مولد جو لکھا ہے زیبا	ہے یہ مشہور سبب ماہ ربیع الاول
منتظر رہتے ہین رحمت کو فرشتے دل سے	آئیگا دیکھیے کب ماہ ربیع الاول
کیسے پر نور و صفا کون و مکان ہوتے ہیں	تشریف فرماتا ہے جب ماہ ربیع الاول
ہر زمان نور فشان مثل سحر رہتا ہے	چہ بروز و چہ بشب ماہ ربیع الاول
نور سے ہر در و دیوار کو کر دیتا ہے	رشک ہے عزت حلب ماہ ربیع الاول
اپنی برکت سے محبوں کا مٹا دیتا ہے	کلفت و رنج و تعب ماہ ربیع الاول
جو کہ ہین منکر دین اور منافق پیشہ	اونپہ لاتا ہے غضب ماہ ربیع الاول

قصیدہ

ای دل غمزدہ گر خواہی اگر امن و امان	از سر صدق بخوان نعت امام دو جہان
رونق ارض و سما مخزن الطاف و عطا	افسر خیل رسل باعث عزت دو ران
سید جن و بشر موجب فخر عالم	گل گلزار نبوت شرف کون و مکان
آمد از ہیبت او کسر بقصر کسری	سر نگون گشتہ ہم از ہیبت او جملہ بتان
شاہ دین وقت تولد بہ جبین سجدہ نمود	ہم ز حق خواست شفاعت پی امت بزبان

٧٧

قصیده

گرچه بد کردم و بد کردم و صد بد کردم | تا مرا پاک تو ولی هست مرا و دو جهان

نائب حق و محبوب خداوند قدیر | مشکلات دو جهان پیش تو سهل و آسان

بهر آن هر دو جگر گوشهٔ خود یا حضرت | که شده هر دو بحق سید شباب جنان

آن یکی فخر زمن سید سادات حسن | چه کنم ذکر زتن باد فدایش دل و جان

وان دگر سید کونین و امام ثقلین | نام آن سرور دین حسین است عیان

بهر شهزادهٔ خود حضرت غوث الثقلین | که بدو دست گرفتم ز جنابش دامان

لطف فرما بمن خسته دل ای رحمت حق | سخت دل تنگم و افسرده و خوار و حیران

راه گم کرده و چه پیش دو چشم اعمی | راه بنما که توئی هادی ره گم شدگان

کن جلا دلم از صیقل عفوت شاها | شد سیه آئینهٔ قلب ز زنگ عصیان

باد بر لحظه به هر وقت صبح و مسا | صد تحیات و سلام از بی آتش مهر روان

من فرستم تو تسلیم قبولش فرما | ای محب الفقرا مظهر و صفت رحمان

جمله اصحاب تو ز رحمت حق شام و سحر | خاص آن چار که هستند پی دین ارکان

عاشق صادق تو حضرت صدیق که بود | یار غار تو و سردار همه صدیقان

ذاتِ عالی ہی چشمۂ الطاف	بحرِ فیضِ عمیم ظاہر ہو
تم کو حق نے کیا رؤف و رحیم	اسے رءوف و رحیم ظاہر ہو
قاسمِ رزق و قاسمِ عرفان	جنتوں کے قسیم ظاہر ہو
گنجِ رحمت جہان کو عزت بخش	کانِ خُلقِ عظیم ظاہر ہو
کعبہ پر آپ کا علَم ہی کھڑا	فخرِ بیت و حطیم ظاہر ہو
قابَ قوسین کی ہی جا خالی	اوس مکان کے مُقیم ظاہر ہو
دورِ عہدِ کلیم طور گیا	عرشِ حق کے کلیم ظاہر ہو
سب عوالم ہین خستہ و بیمار	دردِ دل کے حکیم ظاہر ہو

مخمس

کہ کیونکر ذاتِ آنحضرت کی سب عالم سے برتر ہے	کہ اصل و جنس ہر ممکن کا جب وہ نورِ انور ہو
تو اُن کا ہی یہ کب رُتبہ کہ اوس سرور کا ہمسر ہو	بشر یا بوالبشر کیونکر بھلا اوسکے برابر ہو

ابو العالم جو ہو اور مظہرِ اللہ اکبر ہو

بقولِ حق ہمہ عالم کو رحمت اونکی شامل ہی	خدا شاہد ہی ہر اک صفتِ ممکن اونکا حاصل ہی

مخمس

جب ذاتِ نبی مصدرِ عرب ماءِ عجم ہو
پھر ارض کا ... سے جو پر نور شکم ہو
اور پھر یہ مدینہ پہ جو تخصیصِ کرم ہو
کیوں پشت دوتا فلک اس غم سے نہ خم ہو
پھر غیرتِ محمد جو مدینے کا حرم ہو

رتبہ ہی شہِ دین کا بڑا کون و مکان سے
اوس شہ کے لایق کی ثنا لاؤں کہاں سے
یاں نطقِ بشر عاجز و قاصر ہے بیان سے
جو خامہ لکھے حالِ جہان اوس کی زبان سے
پھر وصفِ محمد میں یہ لازم کہ قدم ہو

حادث کو نہ تھا کچھ بھی قدم سے جو علاقہ
برزخ وہ وجودِ نبوی اسلیے ٹھہرا
جب مرتبہ اوس شاہ کا اس درجہ کو پہنچا
حادث کو رسائی ہو وہاں کیونکہ کہ جس جا
ثابت ہی ہو حدوث اور عیان رنگِ قدم ہو

ہر رتبۂ علیا او بعین اللہ ہی حاصل
حاشا کہ کوئی شاہِ جہان سے ہو مقابل
امکان ہو مثلِ نبوی وہم ہے باطل
ممکن نہیں ہو عالمِ امکان کے مماثل
وہ ذات کہ امکان و وجوب اوس میں بہم ہو

الٰہی کون سے دن میری پوری یہ تمنا ہو ۔ بہ ساماں طرب بلدب مجھے کشف ہو میسا ہو

جنوں شور و فغاں عریاں تنی طیبہ کا صحرا ہو

پرندہ ہو کے اوڑ جاؤں اگر مقدور ہو اپنا ۔ شہود نور یزدانی سے دل مسرور ہو اپنا

تمنا ہی کہ اس دربار میں مذکور ہو اپنا ۔ غبار دشت طیبہ سے بدن [illegible] ہو اپنا

یہی خاکستری جامہ ہم آزادوں کا بانا ہو

تصرف دست احمد کا ہی عالم کے خزینہ میں ۔ کھدا ہی نام احمد سب دلوں کے نگینہ میں

بھرا ہی عشق احمد سب فرشتوں کے بھی سینہ میں ۔ حقیقت کیا ہی گر تو ہند سے آیا مدینہ میں

جہاں لشکر ملک کا عرش سے ہر روز آتا ہو

کریں گو بحث اسمیں وہ جو ہیں اس ذوق سے غافل ۔ سے ہیں حلیہ عشق مولا سے مطلقاً عاطل

مگر نزدیک عاشق کے یہ جھگڑا سب ہی لا طائل ۔ یہ نکتہ واعظانہ کیوں نہ لاحول کے قابل

دل عشاق جسکے سینہ سے افسردہ ہوتا ہو

ذرا سوچو جناب احمدی کی شان و شوکت کو ۔ کہ فرمائے خدا خود رحمت عالم ہی حضرت کو

مبارک ہو یہ مژدہ سب گنہگاران امت کو ۔ یہ وسعت رحمۃ للعالمین کی ہی جو رحمت کو

غزل در مدح مدینہ

طفیل عشق سے کس درجہ علیا کو پہونچا ہو

خدا و نبی خود ستایش نمودند	نویسم چه از احترام مدینه
عجب جلوهٔ نور پاکش که باشد	تجلی صبح عالم ز شام مدینه
چه تو کر زمین است کز عرش هم شد	فزون عز و جاه مقام مدینه
زند پا بملک جهان غنی الحقیقت	بدل هر که باشد غلام مدینه
اثر کے کند نار دوزخ بر آنکس	که از عشق نوشیده جام مدینه
خدایا دل و دیده ام کن منور	بدیدار دیوار و بام مدینه
بعشقش مرا شاد کن در دو عالم	بحق امام و کرام مدینه

ایضاً

بیا سوی من ای نسیم مدینه	که هستم محب صمیم مدینه
دماغم پراگنده شد از فراقش	نباشد دوا جز شمیم مدینه
ندارم امیدی من مگر آن	بالطاف شاه کریم مدینه
زہے بارگاہ فیوض الٰهی	چه گویم ز فیض عمیم مدینه
خداوندا قدس نکاتش قسم خورد	عجب شان پاک عظیم مدینه

که یک لحظه گردد مقیم مدینه
شود غرق بحر عنایت بر آنکس
بعشق نبی و حریم مدینه
حرام است دوزخ برآنکس که رفته

مرا هم امید قوی هست در دل
ز فضل رسول رحیم مدینه
که روز قیامت شوم از سر پا ز شوق
جلیس ندیم مدینه
خوشا آن وقت که شوق دل ...
بجا ... قدم بر ادیم مدینه

ایضاً

مرادات دارین و ریاضت هر کس	که شد قاصد از دیار مدینه
گذشته مرا مدتی بالکه	که دارم بدل انتظار مدینه
بمن لطف فرمانهم تا سر خود	بر آن سدۀ فیض بار مدینه
بحق مدینه مرا شاد گردان	بیک بوسۀ بر جدار مدینه

ایضاً

شد این دل شوریده طلبگار مدینه	یا رب بنمایم در و دیوار مدینه
حالم شده چون بلبل و هستم چو قفس گشت	آزاد کنم صدقۀ گلزار مدینه
حاشا که کنم یاد من سوسن و شمشاد	در زند گره سبزۀ و اشجار مدینه
باشد چه سروکار مرا از گل و گلزار	دارم چو خیال ره پر خار مدینه
مثلش بزمین هیچ مکانیست که لامع	نور نبوی هست با قطار مدینه
باشد چه زمین عرش برین نیست مثالش	هم خلد خجل گشته ز انوار مدینه
از عرش بهر شام و سحر بهر زیارت	افواج ملایک شده حضار مدینه
مشهود بصیرت شده آن واقعۀ طور	هر اهل دل از تجلیۀ احجار مدینه

قصیدہ

ایضاً در شب میلاد شریف

جہان سارا چراغان ہو گیا ہی کیا عجب شب ہی
یہ رنگ صبح پر نور ضیا ہی کیا عجب شب ہی

ہوے ہین چشم انجم عاشق خاک ہین اس شب
یہ کسکی جو ہونکا ماجرا ہی کیا عجب شب ہی

تجلیات ہی عطارد مشتری مریخ و زہرہ کو
قدم نے کس کے اب شرما دیا ہی کیا عجب شب ہی

زمین سے آسمان تک مچ رہی ہی دھوم دھام ایسی
یہ کس شمس الضحی کا پرتوا ہی کیا عجب شب ہی

یہ کسکی آمد آمد کی خبر ہی قصر کسری مین
تزلزل رعب سے جسکے ہوا ہی کیا عجب شب ہی

یہ کس کا نور اقدس مثل باران کرم آیا
کہ ہر آتشکدہ جس سے بجھا ہی کیا عجب شب ہی

شیاطین بھگ گئے ہین آسمان کے شہر سے غائب
یہ کس کا تذکرہ تازہ ہوا ہی کیا عجب شب ہی

ندا دی سنکے ہاتف نے کہ یہ شب کچھ عجب شب ہی
شب میلاد محبوب خدا ہی کیا عجب شب ہی

ایضاً در میلاد شریف

ب کہ ہی نور فشان مجلس میلاد نبیؐ
کیون نہو رشک جنان مجلس میلاد نبیؐ

اہل ایمان پہ عیان اوسکی فضیلت سب ہی
ہم نہ محتاج بیان مجلس میلاد نبیؐ

مہبط رحمت الطاف خداے اکبر
ہی بلا ریب و گمان مجلس میلاد نبیؐ

قصیدہ

تعالی اللہ عجب سرِّ خفی ہی بر سرِ جلوہ | کلید کنزِ مخفی قدم کی آمد آمد ہی

نکیونکر نام محرومی کا ہو معدوم عالم سے | محیطِ رحمتِ کانِ کرم کی آمد آمد ہی

تمنا اُمتی ہونے کی جسکے انبیا کو تھی | یہ اوس شاہنشہِ جلوہ اُمم کی آمد آمد ہی

توسل حضرتِ آدم نے جنکے نام سے پکڑا | یہ اوس عالی ہمم والا حشم کی آمد آمد ہی

بچے جنکے سبب سے نوح و ابراہیم آفت سے | یہ اب اوس دافعِ رنج والم کی آمد آمد ہی

جہانمین حضرتِ عیسی نے جسکی مژدہ گوئی کی | یہ اوس فخرِ عرب فخرِ عجم کی آمد آمد ہی

ہوئی جس سے کہ ظاہر عالمِ امکان کی آرایش | یہ اب اوس جملہ فیضِ اتم کی آمد آمد ہی

کفِ عالی سے جسکے چشمہٴ الطاف جاری ہے | یہ اب اوس منبعِ جودِ اتم کی آمد آمد ہی

زمین سے آسمان تک ایک لحظہ مین جو پہونچیگا | یہ اوس عالی مکان والا ہمم کی آمد آمد ہی

وزیرِ خاص یزدان بادشاہِ عالمِ امکان | دبیرِ دفترِ لوح و قلم کی آمد آمد ہی

ایضاً

ہوے روشن زمین و آسمان نورِ محمد سے | منور ہوگئے کون و مکان نورِ محمد سے

اثر ہر ذرہ ذرہ مین ہی اوس نورِ مقدس کا | ہوا ہی عالمِ کثرت عیان نورِ محمد سے

قصیدہ

یہ میلاد رسول اللہ کیا پر نور ہے	ہر در و دیوار جسکے نور سے معمور ہے
قصر کسریٰ کا بیان مذکور کرنا ہے قصور	اور بیجا ذکر بزم قیصر و فغفور ہے
کیا اثر ہے واہ اس بزم جہان افروز کا	جسکو دیکھو وہ نشاط و عیش سے مسرور ہے
کیون نہ اب مسرور ہون اس بزم سے اہل جہان	رحمت عالم کا جب اس بزم مین مذکور ہے
جسکو جو کچھ دین و دنیا مین ملا ہے اونکا فیض	حبذا کیا ظل حق کا لطف ہے کیا نور ہے

قصیدہ

مبارکباد کی دہوم آج عالم نے مچادی ہے	مقرر مالک عالم کے یہان کچہ خاص شادی ہے
زمین و سعت مین اس شادی کی مجلس سے جو فاصر تہی	یہ نو طبق لوالا رم اوس سے بالا تر بنا دی ہے
مکان و صحن امکان مین جو گنجائش نہ تہی اوسکے	فضا ہوا مکا نمین نور کی جا جم بچہا دی ہے
نہین مایوس رحمت سے جو بندے ہین محمد کے	دلیل اوس مدعا کی آیۂ قل یا عبادی ہے
کہے کیا اور لکہے کیا کوئی تعریف اوس تجمل کی	خدا نے اپنے قدرت اپنی بندونکو دکہا دی ہے
کوئی تزئین و تحسین دیکہیا باقی نہ رہ جاویگا	خدا کے حکم سے ارض و سما مین یہ منادی ہے
جہان پر آج شادیکا اہاطہ کیون نہو کامل	خدا نے اسکی صورت نوع ہستی سے بنا دی ہے

قصیدہ

بزم ارکان پیمبر محفل میلاد ہے
رشک صحن باغ و منظر محفل میلاد ہے
اوسکی خوشبو سے مہکتا ہے ملایک کا مشام
کس تجمل سے معطر محفل میلاد ہے
ہے یہ محفل حافظ آفات دنیا بیگمان
دافع آلام محشر محفل میلاد ہے

حفظ میں رکھ مجھکو اور میرے ذوی الارحام کو | اور جتنی اہل ایمان ہیں رہیں محفوظ سب

ہند کی فتنوں سے دے سب اہل ایمانکو نجات | ہے تیری الطاف کی امن و امان ملتے ہیں کب

دمبدم لحظہ بلحظہ ہے جو آب آتی بلا | عفو کر سب خطا اور دے اٹھا اپنا غضب

سب مسلمانونکی مقصد ہوں جو اونکی حق میں نیک | خیر و برکت سے مہیا کر سبھی ای میرے رب

میرا مقصد بھی بر آوے اہل ایمانکے طفیل | فضل سے تیری میری ہونی نہیں ہے کچھ عجب

ہے تمنا اونکی کعبہ کا کرون یکدن طواف | سنگ اسود کو لگاؤن ہاتھ باشوق و طرب

ہو نصیب یارب ہی تیری محبوبکی مجکو نصیب | آنکھ سے دیکھوں وہ روضہ پاک با عجز و ادب

خاتمہ کرنا میرا بالخیر اے میرے خدا | صدق دل سے کلمۂ طیب ہو اور سدم ورد لب

قصیده

یا حبیب اللہ یا شاہ زمان خیر البشر | یا امام المرسلین یا من لہ سجد الشجر

آپکی خدمت میں ہے بس یہ مناجات فقیر | انتجب یا من لقد انطق اللہ الحجر

اپنی رحمت کی تصدق رحمۃ للعالمین | انظر عنایات بسوی بندہ عاجز نگر

آپکا کہلا کے یا شاہ عرب محبوب رب | کب تلک پھرتا رہوں حیران و ششدر در بدر

۸۷

عفو ہو جاوے خطا اور دلکی حاصل ہو مراد
ایسے ہو مجھپر عنایت اس شہ والا کا

خاتمہ بہی پاوین بالخیر اور میری اہل
اور جتنی کلمہ گو رہتے ہین اندر بحر و بر

ہو میسر مجکو وہ دن جسمین ہین آداب سے
اوس جگہ اپنا کرون معروض سب حال تر

دست بستہ ہو پڑہین پڑہنے لگون دلسے درود
اوسکہڑی دنیا ومافیہا سے ہوکر بیخبر

جلوہ دیدار اقدس سے مجہی ہووے نصیب
سامنے جسکے کہ رہتے ہین خجل شمس و قمر

یا رسول اللہ میری عرض ہے از صدق دل
ہے تمنا آپسے پاؤن اجابت کا اثر .

قصیدہ

باعث رحمت عالم ہے محمد کا وجود
ذرہ ذرہ مین ہے نور شہ عالم مشہود

تہی نہ کچہ ارض و فلک جن و ملک کے آثار
جبکہ موجود کیا حق نے وہ نور محمود

حضرت آدم کی جو پیشانی مین آیا وہ نور
سب فرشتہ ہوی تعظیم کو آکر موجود

ہین کہ ہر منکر تعظیم رسول الثقلین
کسلئے بہول گئے قصہ شیطان حسود

جو کہ تعظیم بجا لاوے ملے اوسکو بہشت
اور منکر کو میسر ہو جہنم کا خلود

کشتی نوح بچی نور محمد کے طفیل
اوسکے باعث سے گلستان ہوے نار نمرود

دلا فضل عمر کر بر شمارے	بعز خویش عشر عشر هم نیارے
سراج امتش گفته پیمبر	منو . شد از و کبر و برارے
مسخر کرد روم و شام و فارس	منو ده در ره دین جان نثاری
نه تنها رعب او بر آدمے بود	که دیگر دیده شیطان ز و فراری

قصیده

جنکا کہ وصف حضرتِ حق نے لکھا صریح	کیا ہو ہماری فکر سے اونکا ادا مدیح
سردار انبیاء وہ شہ جملہ کائنات	امی غیب کو زبانِ جہان فصیح
تب خود خدا نے رحمت عالم لکھا اونہیں	کیا باک ہے اگر نہ کہی منکر و قبیح
ہو رد شمس و شق قمر جنکی دست سے	تشبیہ اونکی رخ کے مہ و خور سے ہے قبیح
آبِ دہانِ پاک سے کانِ شکر ہوا	وہ چاہ جس کا آب تھا قبل نمک ملیح
مشتاق اونکے بات کے تھی حضرتِ کلیم	بیمار اونکے عشق کے خود حضرتِ مسیح
برکت سے اونکی باغ ہوئی آتش خلیل	جنت سے آیا اونکی سبب فدیہ ذبیح
اونکی سبب مدینہ کو یہ مرتبہ ملا	ہر ذرہ اسکا ہے مثلِ قمر صبیح

طرب افزا ہے لطفِ حق سے اب مثلِ صبا — نظر کس خوبرو کی پڑ گئی ہے آج عالم پر

جو ویرانہ خرابہ ہے وہ رشکِ باغ و منظر ہے

زمین پر کس گلِ گلزارِ حق نے جلوہ فرمایا — طلب مین جسکے حورانِ جنان ہین بلبلِ شیدا

زمین کا نور جلوہ دیکھ کر ہے مہر شرماتا — ہوا ہے بزمِ فرشی مین گذر کس شمعِ عرشی کا

کہ انبوہِ ملایک مثلِ پروانہ زمین پر ہے

جہان سے آج نامِ عسرت و تنگی ہے ناپیدا — ہوا عیش و خوشی کا آسمان سے تا زمین چرچا

زمین پر کون شاہ سجدہ عالم آج ہے آیا — کرشمہ ہے یہ کس فیض کے ذیلِ آستین کا

کہ عالم مین جو کنجِ کوہ ہے وہ کنجِ گوہر ہے

سلاطین وہم نجوم مین کسکا یہ رعبِ جلالت ہے — ہوا شیطان نہان کسکا عیان نورِ ہدایت ہے

کھلا ہے کون سا گل جس سے خوش باغِ رسالت ہے — یہ کس کانِ کرم کے آمد آمد مین کرامت ہے

کہ کوہستان مین ہر سنگ بھی یاقوتِ احمر ہے

زمین نے آج نیسان سے نہایت تازگی پائی — ہوی حالت نمایان تحتہا الانہار تجری کے

عیان صورت ہوی ہے اب فصلِ بہاری کے خرامش کی — یہ کس ابرِ بہاری سے ہوا کے جوشِ سرسبزی

ایضاً مخمس

برات و قدر کے شب سے یہ شب زائد مکرم ہے	ادہر ہے قلب لشکر اور ادہر جیش مقدم ہے
وسط میں یہ جو شب ہے ظاہر اسمیں شان شاہی ہے	
طفیل اس شب کے سب پر آج حق کا فضل بیحد ہے	ہوا برکت سے اوسکے آج حاصل لکا مقصد ہے
در و دیوار سے عیش و خوشی کی آمد آمد ہے	یہ شب جان زمان قلب دہر اور روح سرمد ہے
امان وہ دہر اوسے مفتخر سرد سپاہی ہے	
زہے کیا کیا کہی جو ظہور اس شب خوارق نے	بشارت دی بہم طیر مغارب در مشارق نے
نہ دیکھی مثل اسکے کوئی شب چشم خلائق نے	عیان ہے زیب آرائش سے اس شب کے کہ خالق نے
عطا کے اوسکو وہ زینت کہ جو کچہ اوسنے چاہی ہے	
نہیں ہوتے بیان ہرگز قلم سے مرتبے اسکے	ملے اس شب کو الطاف خدا کچہ عجب ہیں تبے
سبہی جن بشر ہیں اسکے زینت دیکہکر کہتے	یہ خواہش شب کیا حق نے موافق اپنے خواہش کے
دیا ہے منتہائے زیب فرحو لا تناہی ہے	
بستان بید کا نیا غب ہے نوشیروان گا گلہ	گری تخت سلاطین شیاطین غب ہے یکسر
ہوا خم سجدہ شکر خدا میں کعبہ اطہر	ظہور اس شب میں آیات الٰہی کا ہوا کیونکر

91

اس بزم کا یہ دیکہو کیا عز و جاہ ہے

سب حادثات دہر سے وہ بے گزند ہیں

اور حاضرین میں وہ جو اخلاص مند ہیں

تسمہ نکالا دست مبارک سے آپ نے	اللہ اونکی یہ کو ید اللہ جب کہے
کیا دست رس ہے اور یہ کیا دستگاہ ہے	
ہیں آپ شاہ خلق نہ تنہا شہ عرب	ظاہر ہوا ہی سب کا وجود آپکو سبب
خود اونکو حق نے عرش کے اوپر کیا طلب	ہو شق ماہ غرق فلک اونسی کیا عجب
انجم حشم ہے اور فلک بارگاہ ہے	
کیا ذات پاک اونکی دریای عفو ہے	رحمت کو اونکی حق سے تقاضای شفاعہ
مجھکو ہی چشم لطف تمنای عفو ہے	مولا جو جرم بخش مرا یار عفو ہے
کیا ڈر ہے گر غلام سراپا گناہ ہے	
صلوا علی النبی ذوا ما و سلموا	لا ینفع الشفاعۃ فی الحشر غیرہ
شہرت و شان جسکے عظمی کے کو بکو	کیا عفو ہے کہ جسکے تجمل کے روبرو
کوہ گناہ خلق کا اک برگ کاہ ہے	

قصیدہ مخمس

جاری جہاں میں لطف کا کیا جوی بار ہے	جس جا ہے شاخ خشک وہ برگ و بار ہے

۹۳

ہر شے پہ اوسکے حکم کا فرض انقیاد ہے طالب رضا کا اوسکی جو رب العباد ہے	آتش ہے یا کہ آب ہے یا خاک ہے یا باد وہ باغبان قدر کا نخل مراد ہے

اوس نخل کا تمام جہان شاخسار ہے

ہے فیض کا یہ کونسے بحر عطا کا غل ہو رشک سے چراغ نہ کیون گلر خونسی گل	سب تازہ رو ہین صورت گل جسنسے ہے گل رنگینی بہار ہے ہر خار رنگ گل

دامان دشت خار خسک لالہ زار ہے

دیکھو کہ رنگ عشق زمین پر کہلا ہے آج گشت زعفران رخ صحرا بنا ہے آج	تنہا شفق نہ جلوہ نما بر سما ہے آج ہر ذرہ غیرت زر خالص ہوا ہے آج

کیا زرنگار پیرہن روزگار ہے

ہے کسکے جشن کا یہ سرور اور ابتہاج آیا ہے کون صاحب تخت و نگین و تاج	کسکے سبب زمین ہوئی روشن ہے چون زجاج تخت زمین کا تخت مرصع بنا ہے آج

سقف آسمان ایک چتر زرنگار ہے

لطف نسیم حق سے ہے ہر اب غنچہ خندہ زن	کرتا ہے چاک شوق مین گل اپنا پیرہن

۹۳

مظہر سر حق و محرم راز
آنکہ صیت کمال رحمت او
رفت از ہند تا عراق و حجاز
نتوان کرد شمۂ مدحش
فکر صد سال گر کند پرواز
بر جبینش شدہ جبیب اللہ
آیات فی حبہ زغیب طراز
گو غریبم و سلسلہ پاک مرا
ہر غریبان نواز دارم ناز
رحم کن رحم اے غریب نواز
از من بیتلا سے سوز و گداز
داستان رمن کہ جمع نخوردم
از نیا عشق ہیچ برگ و ساز
داستان من کہ گشت از دم
نہ ادا حق دروازہ و نماز

خسته و پا شکسته ام شاها | کن لبوسم تو دست لطف فراز
از عنایات خود مکن محروم | کن برویم تو باب رحمت باز
دارم امید واثق از کرمت | که بهر دو سرا شوم ممتاز
لطف کن بر من ای شهنشه سند | آمدم بر درت ز راه دراز
خواهم از حبیب خاص تو نظرے | دور کن شر حرص آفت آز
بکشا بر رخم حقیقت را | دور کن از دلم حجاب مجاز
ختم بالخیر کار من گردان | که بنام تو کرده ام آغاز
هان مرانم تو بر در دونان | از نوال خودم مشرف ساز
جود تو عام برانام بود | ذره ذره همین کند آواز
جُلَّ عَلىٰ وكانَ مُجتَبیٰ | كُلُّ مَن جَاءَ بابَكَ قَد فاز

تمت

المنة لله که مولود شریف منظوم معه غزلیات و قصائد
فارسی و اردو در نعت آنحضرت صلی الله علیه وسلم
حسب درخواست رفیق یاور الدوله بهادر
بدار الطبع سرکار عالی طبع کردید
مرقوم سلخ صفر
سنه ۱۳۱۲
[illegible]